حیاتِ شیخِ اکبر
رحمۃ اللہ تعالی علیہ
محی الدین ابن عربی
مؤلف
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاوِن
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
www.facebook.com/darahlesunnat

حیاتِ شیخِ اکبر

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مؤلِف

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاوِن

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook.com/darahlesunnat

موضوع: فضائل ومناقب

نام کتاب: حیاتِ شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مؤلِف: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاوِن: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عدد صفحات: ۹۶

سائز: 13×21

تعداد:

نشرِ اوّل (آن لائن)

۱۴۴۲ھ/2021ء

: idarakutub@gmail.com

: 00923458090612

ناشر

ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرستِ مضامین

فہرستِ مضامین

حیاتِ شیخِ اکبر

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حیاتِ شیخِ اکبر

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام ومرتبہ

شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کسی تعارُف کی محتاج نہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عظیم مفکر، مِحقق، ادیب، فلسفی، اور بلند پایہ عالم دین تھے، علمِ تصوُّف میں آپ ایک خاص مقام رکھتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی مقام ومرتبہ کے پیشِ نظر اہلِ علم حضرات، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بڑا ادب واحترام کرتے ہیں، بلا شبہ آپ دنیائے تصوُف کے وہ روشن ستارے ہیں، جن کے علم وعرفان سے رہتی دنیا تک ایک عالَم منوَّر وفیضیاب ہوتا رہے گا۔ آپ کے علم وفضل اور حقیقت ومعرفت کے اَسرار ورُموز سے آگاہی ومہارت کے سبب، حضرات صوفیہ کرام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو "شیخِ اکبر" کے لقب سے یاد کرکے، آپ

کی شان وعظمت کا اعتراف کرتے ہیں، اور پونے آٹھ سو سال گزر جانے کے باوجود، پوری دنیا میں آج بھی یہ لقب صرف شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لیے خاص ہے۔

ابن عربی اور ابن العربی... دو الگ الگ شخصیتیں

اَندَلُس میں "ابن عربی" نام کی دو ۲ مشہور شخصیات گزری ہیں: (۱) قاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی، (۲) اور شیخ محی الدین محمد بن علی ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما۔ دونوں اپنے اپنے وقت کی نامور علمی شخصیتیں ہیں، مسلک کے اعتبار سے بھی دونوں مالکی تھے، ناموں میں مماثلت اور یکسانیت کے سبب، بعض اوقات لوگوں کو مُغالطہ بھی ہوا ہے، لہذا دونوں شخصیتوں میں تمیز کرنے کے لیے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (صاحبِ "فتوحات مکّیہ") کے نام کے ساتھ "الف لام" نہیں لکھا جاتا، صرف "ابن عربی" لکھا اور پکارا جاتا ہے، جبکہ دوسرے بزرگ قاضی ابوبکر ابن العربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (صاحبِ "العواصم من القواصم") "الف لام" کے ساتھ یعنی "ابن العربی" سے مشہور و معروف ہیں۔ البتہ شیخِ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اسم گرامی کے ساتھ جب آپ کا لقب "محی الدین" ذکر کیا جائے، تو علمائے کرام آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بھی "ابن العربی" ہی تحریر فرماتے ہیں۔

اوّل الذِکر یعنی قاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۴۶۸ھ/۱۰۷۶ء میں اِشبِیلِیَہ (Sevilla) (اَندَلُس) میں پیدا ہوئے، علم حدیث میں کمال حاصل کیا، اِشبِیلِیَہ کے قاضی تعینات ہوئے، حدیث و تفسیر، فقہ و اصول، اور ادب

وتاریخ وغیرہ پر متعدّد کتب تحریر فرمائیں، جن میں (۱) "العواصم من القواصم" (۲) "عارضة الأحوَذي في شرح الترمذي" (۳) "أحكام القرآن" (٤) "القبس في شرح مُوَطأ ابن أنس" (٥) "الناسخ والمنسوخ" (٦) "المسالك على مُوَطأ مالك" (۷) "الإنصاف في مسائل الخلاف" (۸) "أعيان الأعيان" (۹) "المحصول" (۱۰) "كتاب المتكلمين" (۱۱) "قانون التأويل" وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ۵۴۳ھ/ ۱۱۴۸ء میں (موجودہ) مُرّاکُش کے شہر "فاس" میں وفات پائی، اور وہیں آپ کی تدفین عمل میں آئی[1]۔

جبکہ ثانی الذِکر یعنی شیخ محی الدین محمد بن علی ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت، قاضِی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربي رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی وفات کے تقریبًا سترہ ۱۷ سال بعد ۵٦۰ھ/ ۱۱٦۵ء میں ہوئی، اور وفات ٦۳۸ھ/ ۱۲۴۰ء دِمشق میں ہوئی، اور وہیں آپ کی تدفین بھی ہوئی[2]۔

---

(۱) انظر: "وفيات الأعيان" لابن خلكان، الحافظ أبو بكر ابن العربي، ٤/ ۲۹۷. و"الأعلام" للزِركلي، أبو بكر ابن العربي، ٦/ ۲۳۰.

(۲) انظر: "النور الأبهَر في الدفاع عن الشيخ الأكبر" صـ۲٦-۲۸. و"الأعلام" للزِركلي، ابن العربي، ٦/ ۲۸۱. و"خزینۃ الاَصفیاء" شیخ محی الدین ابن عربی، ۱/۱۸٦-۱۸۷۔

اَلقاب

علمائے امّت نے اپنی کتب میں شیخ ابن عربي رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو جن عظیم اور رفیع الشان اَلقاب سے یاد فرمایا ہے، وہ حضرت کے علمی مقام ومرتبہ اور شان وعظمت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں، اُن میں سے چند اَلقاب حسبِ ذیل ہیں: "قُدوة الأنام"، "عُمدة الأحكام"، "النّور البَسيط"، "البحر المحيط"، "مفتي الطريقَين"، "سلطان العارفين"، "بُرهان المحقّقين"، "محيّ الملّةِ والدّين"، "إمام المُكاشِفين"، "إمامُ الطريقة"، "بحر الحقيقة"، "خاتم الولاية المحمّدية"، "بحر الحقائق"، "لسان القَوم"[1].

اسم گرامی اور شجرۂ نسب

حضرت شیخ ابن عربي رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ ہجری/ ۱۱۶۵ عیسوی میں اَندَلُس (اسپین) کے ایک شہر "مُرسیہ" میں پیدا ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد بن علی، کنیت ابو بکر، جبکہ آپ کے معروف اَلقاب "محی الدین" اور

---

(۱) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدرُّ الثمين في مناقب الشيخ محيي الدين" الباب الأوّل في أحواله، صـ٢٦. و"فتاویٰ رضویہ" کتاب الحظر والإباحۃ، ۱۲۸/۲۲۔

"شیخِ اکبر" ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب کچھ اس طرح ہے: محمد بن علی بن محمد بن احمد طائی حاتمی ابن عربی(۱)۔

عرب کے مشہور قبیلہ "بنو طے" سے تعلق کے سبب "طائی"، اور مشہور سخی مرد "حاتم طائی" سے نسَبی تعلق کے باعث "حاتمی" نسبت بھی آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نام کا حصّہ ہے(۲)۔

حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے روحانی فرزند

تاجدارِ گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ شیخ ابن عربی قدس سرہ کی ولادت سے متعلق، ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادت سے قبل آپ کے والد گرامی شیخ علی عرب کی کوئی اولاد نہیں تھی، وہ ہر ولی اللہ کے پاس جاکر اولاد کی دعا کرواتے، اور ہر جگہ سے یہی جواب ملتا کہ تمہاری قسمت میں اولاد نہیں، حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بھی عرض کی، سرکارِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے لَوحِ محفوظ پر نظر کی ہے، تمھارے

---

(۱) انظر: "الفُتوحات المكيّة" ترجمة ابن عربي، ۱/ ۳. و"سِير أعلام النُبلاء" الطبقة ۳٤، ابن العربي، ۱٦/ ۳۱۰.

(۲) انظر: "التدبيرات الإلهيّة في إصلاح المملكة الإنسانيّة" مقدّمة التحقيق، الفصل الأوّل في المؤلِّف، حياتُه وآثارُه، صـ۲۲. و"الأعلام" للزِركلي، ابن العربي، ٦/ ۲۸۱.

نصیب میں اولاد نہیں، شیخ علی عرب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عرض کی: اگر تقدیر ہی میں اولاد نہیں ہے، تو پھر حضور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا کیا فائدہ؟! حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کمال شفقت ومہربانی کا مظاہرہ کرتے ارشاد فرمایا، کہ میرے قریب آؤ، اور اپنی پشت میری پشت سے ملا دو، میری صُلب (نسل) میں ایک لڑکا باقی ہے، وہ میں نے تمہیں بخشا، اس ذریعہ سے شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ہوئی"، اور اسی لیے شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا حکمی اور روحانی فرزند بھی کہا جاتا ہے[۱]۔

خاندانی وَجاہت وسیادت

حضرت شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا خاندان علم وفضل اور زُہد وتقوی کے ساتھ ساتھ، دنیاوی اعتبار سے بھی امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔ آپ کے جدِّ اَمجد شیخ محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اَندَلُس (اسپین) کے قاضی اور نامور عالمِ دین تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد گرامی شیخ علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہما فقہ وحدیث کے جیّد عالم اور معروف صوفی بزرگ تھے، وہ مشہور فلسفی ابن رُشد کے قریبی دوست اور سلطانِ اِشْبِیلِیہ (Sevilla) کے وزیر تھے[۲]۔

---

(۱) "ملفوظاتِ مہریّہ" ملفوظ ۳، ص۹ ملتقطاً۔ و"خزینۃ الاَصفیاء" شیخ محی الدین ابن عربی، ۱/۱۸۶۔

(۲) انظر: "التدبيرات الإلهيّة" مقدّمة التحقيق، صـ۲۲. و"بحار الولاية المحمدية" صـ٤٦١.

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی کی ایک کرامت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے والد کی وفات کے بعد، ان کے چہرے پر زندگی کی نشانیاں بھی دیکھی گئیں اور موت کی بھی، انتقال سے پندرہ ١٥ دن پہلے انہوں نے اپنی وفات کی خبر دے دی تھی، اور دن بھی بتادیا تھا، اور پھر ایسا ہی ہوا، جب رحلت کا دن آپہنچا تو سخت بیماری کے باوجود، کسی چیز سے ٹیک لگائے بغیر بیٹھ گئے، اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ "آج میں اس دنیا سے کُوچ کرکے واصل بحق ہوجاؤں گا"، میں نے عرض کی کہ "اللہ تعالی آپ کا یہ سفر آسان اور اپنا دیدار مبارک فرمائے!" والد گرامی میری اس بات پر خوش ہوئے اور مجھے دعا دی"[(١)]۔

تعلیم وتربیت

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید اور قراءاتِ سبعہ (یعنی قرآن پاک پڑھنے کے سات ٧ مختلف طریقوں) کی تعلیم، شیخ ابو بکر بن محمد ابن خلَف صافی، اور شیخ ابو القاسم عبد الرحمن بن غالب قُرطبی رحمۃ اللہ علیہما سے لی، صحاحِ ستّہ (یعنی حدیث شریف کی چھ ٦ معروف کتابوں) اور دیگر کتبِ حدیث کی تعلیم کے لیے، محدِّث ابو محمد عبد الحق بن محمد ازدی اِشبیلی، یونس بن یحیٰ عباسی ہاشمی، عبد الصمد

(١) "الفُتوحات المكيّة" الباب ٣٥ في هذا الشخص المحقّق في منزل الأنفاس وأسراره، ١/ ٣٣٦. و"بحار الولاية المحمدية" صـ٤٦١- ٤٦٢.

بن محمد ابن الخرسانی، اور ابن شجاع زاہر بن رُستم اَصفہانی رحمۃ اللہ علیہم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر، زانوئے تلمذ طے کیے[۱]۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ چونکہ اپنے بچپن میں ہی اِشْبِیْلِیہ (Sevilla) تشریف لے گئے تھے، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو وہاں کے جیّد علماء، فقہاء، محدثین اور مشائخِ صوفیہ قدست اسرارہم سے استفادہ کا بھی خوب موقع ملا، اور آپ نے انتہائی دل جمعی سے ضروری علومِ دِینیہ کی تکمیل کی[۲]۔

اساتذہ ومشائخ

شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے متعدّد علماء ومشائخ سے اِکتسابِ فیض کیا، جن میں سے بعض کا ذِکر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتابوں میں بھی فرمایا ہے، معروف اساتذہ ومشائخ میں سے چند ایک کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حافظ ابوبکر بن محمد ابن خلَف صافی، (۲) ابوالقاسم عبدالرحمن بن غالب قُرطبی، (۳) قاضِی اَبو محمد عبد اللہ بادی، (۴) قاضِی ابو بکر محمد بن احمد بن حمزہ، (۵) ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن زرقون انصاری، (٦) محدِّث ابو محمد عبد الحق بن محمد بن عبد الرحمن اَزْدِی اِشْبِیلی، (۷) عبد الصمد بن محمد بن ابی الفضل بن الخُرسانی،

---

(١) انظر: "التدبيراتُ الإلهية" صـ٣٠-٣٢.

(٢) المرجع نفسه، صـ٣٠-٣٤.

(۸) ابن شجاع زاہر بن رُستم اَصفہانی، (۹) یونس بن یحییٰ بن ابو الحسن عباسی ہاشمی، (۱۰) نصر بن ابی الفُتوح بن علی حَضرمی، (۱۱) محمد بن ولید بن احمد بن محمد بن شبل، (۱۲) ابو عبد اللہ بن عَلّون، (۱۳) ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن احمد بن منصور الصفا، (۱۴) ابوالوائل بن العربی، (۱۵) ابو الثناء محمد بن مظفر اللبّان، (۱۶) محمد بن اسعد بن محمد القزوینی، (۱۷) شیخ ابو جعفر العریبی، (۱۸) شیخ ابو مَدیَن المغربی، (۱۹) شیخ صالح العدویّ، (۲۰) ابو عبداللہ الشرفی، (۲۱) ابو عبداللہ محمد بن قسوم، (۲۲) ابوعلی حسن الشکّاز، (۲۳) شیخ صالح الخراز، (۲۴) ابو العباس احمد بن ہُمام، (۲۵) ابو الحسن القنونی، (۲۶) ابو اسحاق القُرطبی، (۲۷) ابومحمد عبداللہ بن خمیس الکنانی، (۲۸) ابوالعباس احمد بن منذر، (۲۹) ابومحمد عبداللہ البرجانی، (۳۰) شیخ ابو محمد مخلوف القبائلی رحمۃ اللہ علیہم (۱)۔

علمی اَسفار

شیخِ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ساری زندگی عبادت وریاضت، زُہد وتقوی، تعلیم وتعلّم، اور علوم ومَعارف کی تبلیغ واِشاعت سے عبارت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے

---

(۱) "الفُتوحات المكيّة" ترجمة ابن عربي، مؤلَّفاته وشُيوخه، ۱/ ۷. و"التدبيرات الإلهيّة" مقدّمة التحقيق، صـ۳۰-۳٤. و"رُوح القُدُس في مُناصَحَة القُدس" الجزء ۳، شيوخ الشيخ الأكبر، صـ۲۱۷-۳٤۷ ملتقطاً. و"محيي الدين ابن عربي الشخصيّة البارزة في العرفان الإسلامي" المشايخ الذين التقى بهم في إشبيلية، صـ۲۸- ۵۳ ملتقطاً.

تصوُف اور راہِ سُلوک کے اَسرار ورُموز کی گتھیوں کو سُلجھانے، اور علماء ومشائخ سے ملاقات کی غرض سے، متعدّد ممالک وبلاد کے سفر کیے، جن میں اِشْبِیْلِیہ (Sevilla) کے علاوہ، مکۂ معظّمہ، مدینہ طیّبہ، تیونس، تلمسان (Tlemcen)، طریف (Turaif)، فاس (Fes)، سلا (Salé)، بغداد، مصر، حلَب، اور دِمشق خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں(۱)۔

قونیہ میں قیام

۱۲۰۵ء میں سلطان کیکاؤس اوّل کی دعوت پر شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "قونیہ" تشریف لے گئے، وہاں آپ کا انتہائی شاندار استقبال کیا گیا، سلطان آپ کے اَوصاف وکمالات سے پہلے ہی واقف تھا، لہذا اس نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے "قونیہ" میں قیام کی درخواست کی، جسے آپ نے قبول فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ طویل عرصہ تک "قونیہ" میں قیام پذیر رہے، اور یہاں تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ "قونیہ" میں شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سب سے مشہور اور اہم شاگرد وخلیفہ، شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں، جنہوں نے مشرق میں آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعلیمات کو عام کیا(۲)۔

---

(۱) "التدبيرات الإلهيّة" صـ٢٦-٢٩.

(٢) انظر: "كتاب البرهان الأزهَر في مناقب الشيخ الأكبر" صـ٥. و"شیخ محی الدین ابن عربی" صـ۵۴۔

تصنیف و تالیف

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر، حدیث، سیرت، ادب، تصوُف، ہیئت اور شعروشاعری سمیت متعدّد مَوضوعات پر سینکڑوں کتب تحریر فرمائیں۔ علّامہ عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کی تصنیفات کی تعداد کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "بغداد کے ایک بڑے شیخ نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف میں ایک کتاب لکھی ہے، اور وہاں لکھا ہے کہ حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیفات کی تعداد پانچ سو ۵۰۰ سے زائد ہے۔ حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض دوستوں کی درخواست پر، ایک رسالے کی فہرست میں (اپنی وفات سے چند سال قبل) اپنی تصنیفات کی تعداد کا ذکر کیا ہے، وہاں پر دو سو پچاس ۲۵۰ کتابوں سے زیادہ کا نام ہے، ان میں سے اکثر کتب تصوُف میں ہیں، جبکہ بعض دیگر علوم میں بھی ہیں"[1]۔

اسی طرح شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم قاری بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی "الدر الثمین فی مناقب الشیخ محی الدین" میں پانچ سو ۵۰۰ سے زائد تصنیفات کو شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے[2]۔ استاذ کورکیس عواد نے اپنی کتاب "الذخائر الشرقیّة" میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب کی تعداد پانچ سو ستائیس ۵۲۷ بیان کی

---

(۱) "نفحات الاُنس" مترجم، شیخ محی الدین محمد بن علی ابن عربی، صـ۵۷۱۔

(۲) "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدر الثمين" الباب الثاني في أقواله ومصنَّفاته، صـ٥٦.

ہے[1]۔ البتہ ڈاکٹر عثمان یحیٰی نے فرانسیسی زبان میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تصنیفات، اور آپ کے احوال وآثار سے متعلق تحریر کی گئی، دیگر تالیفات ورسائل پر ایک ضخیم مقالہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے انتہائی عرق ریزی اور تحقیق کے بعد، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے متعلق ۹۹۱ کتب ورسائل شمار کرائے ہیں۔ اس کتاب کا عربی ترجمہ "مؤلَّفات ابن عربي تاريخها وتصنيفها" کے نام سے شائع ہوچکا ہے، جوکہ جامعۃ الاَزہر مصر میں (سابق) فلسفہ کے استاد (حالیہ شیخ الاَزہر) ڈاکٹر احمد محمد طیّب کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔

اس قدر کثیر کتابیں تحریر کرنے کا سبب، خود شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں کہ "ان تصنیفات وتالیفات سے میرا مقصد، دیگر مصنّفین کی طرح نہیں، بلکہ بعض اوقات مجھ پر حیرت انگیز حقائق واَسرار کا ظہور ہوا، اگر میں انہیں اِحاطۂ تحریر میں نہ لاتا، تو سوزشِ قلب مجھے جلا کر ختم کر دیتی، صرف اس اندیشے سے میں نے انہیں تحریری شکل دے دی، اور بعض اوقات خواب اور حالتِ کشف میں اللہ تعالی کی طرف سے مجھے لکھنے کا حکم ہوا، تو میں نے حکم کی تعمیل میں لکھا[2]۔

---

(١) "الذخائر الشرقية" فهرست مؤلَّفات محي الدين ابن عربي، تمهيد، ٦/ ١٦٢.

(٢) المرجع نفسه.

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حقیقت، معرفت اور کشف والہام کے جس بلند رُتبے پر فائز تھے، اسے سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہی وجہ ہے کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بذاتِ خود اپنی ۱۷ا کتب ورسائل کے بارے میں تحریر فرمایا کہ "وأمّا الكتبُ التي أمرَني الحقُّ سبحانہ وتعالی بوَضعها، ولم يأمُرني بإخراجها للنّاس وبثِّها في الخَلق"[1] یعنی "وہ رسائل جن کی تالیف کا تو اللہ رب العزّت نے مجھے حکم دیا، مگر انہیں لوگوں میں عام کرنے کا حکم نہیں دیا"[2]۔ انہی کتب ورسائل میں "كتاب الأحديّة"، "كتاب العَين"، "كتاب الوِلاية"، "كتاب الرّسالة والنُبوّة والولاية والمعرفة"، اور "فُصوص الحِكَم" وغیرہ بھی ہیں۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی چند تصنیفات کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(١) تفسير ابن عربي، (٢) المثلّثات الوارة في القرآن، (٣) المسبّعات الواردة في القرآن، (٤) السّراج الوهّاج في شرح كلام الحلّاج، (٥) الاحتفالُ فيما كان عليه رسولُ الله ﷺ مِن سُنن الأحوال، (٦) التدبيرات الإلهيّة في إصلاح المملكة الإنسانيّة، (٧) كشف المعنى عن سرِّ أسماء الله الحُسنى، (٨) جِلاء القُلوب،

---

(١) المرجع السابق، صـ٦٦.

(٢) المرجع السابق، صـ٦٦-٧٣.

(٩) الفُتوحات المكّية، (١٠) فُصوص الحِكَم، (١١) الجمعُ والتفصيل في أسرار مَعاني التنزيل، (١٢) الجذوة المقتبسة والخطرة المختلسة، (١٣) مفتاح السعادة في معرفة المَدخل إلى طريق الإرادة، (١٤) مُبايعة القطب بحضرة القُرب، (١٥) المحكم في المَواعظ والحِكم وآداب رسول الله ﷺ، (١٦) الميزان في صفة الإنسان (١٧) الدليل في إيضاح السبيل، (١٨) المنتخب في سائر القرب، (١٩) نتائج الأذكار وحدائق الأزهار، (٢٠) حلية الأبدال وما يظهر منها المعارف والأحوال[1].

تلامذہ

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے "بحر العلوم" کی بارگاہ میں حاضر ہوکر، اپنی تشنگیٔ علم دُور کرنے والوں کی تعداد بھی شمار سے باہر ہے، البتہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی صحبت اختیار کر کے آپ سے اکتسابِ فیض کرنے والے، چند مشہور ومعروف شاگردوں کے نام حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) "الفُتوحات المكيّة" ترجمة ابن عربي، مؤلَّفاته وشُيوخه، ١/ ١١-١٣. و"النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدر الثمين" الباب ٢ في أقواله ومصنَّفاته، صـ٥٧-٦٠.

(۱) ابو الغنائم عتیق بن ابو الفُتوح الحرّانی، المعروف عبد اللہ بدر حبشی، (۲) اسماعیل بن سودکین بن عبد اللہ نوری، (۳) صدر الدین محمد بن اسحاق قونوی، (۴) عفیف الدین تلمسانی، (۵) ابو المعالی محمد بن سوار، المعروف نجم بن اسرائیل[1]۔

اَزواج واَولاد

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یورپ اور ایشیاء میں متعدّد نکاح فرمائے، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تصنیفات میں ان کا ذکر بہت کم ملتا ہے، البتہ آپ نے اپنی ایک زَوجہ محترمہ مریم بنت محمد بن عبدُون بن عبد الرحمن بجانی کا ذکر، "فتوحاتِ مکیہ" میں بڑی محبت کے ساتھ متعدّد مقامات پر فرمایا[2]۔ یہ ایک پاکباز اور نیک خاتون تھیں، اسی طرح ایک اَور عفّت مآب خاتون فاطمہ بنت یونس بن یوسف کا شمار بھی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اَزواج میں ہوتا ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے دو۲ صاحبزادوں اور ایک صاحبزادی کی ولادت انہی کے بطنِ اَطہر سے ہوئی، اس کے علاوہ شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بچپن میں ہی، جب ان کے والد گرامی انتقال فرما گئے، تب شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک نکاح ان کی والدہ ماجدہ سے بھی فرمایا، اور

---

(۱) "التدبيرات الإلهية" مقدّمة التحقيق، الفصل الأوّل، صـ۳۷-۳۸.

(۲) انظر: "الفتوحات المكية" الباب ۵۳ في معرفة ما يلقي المريد على نفسه من الأعمال قبل وجود الشيخ، ۱/ ۴۲۰.

انتہائی توجہ اور شفقت و محبت کے ساتھ شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تربیت فرمائی[۱]۔ شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اولادِ اَمجاد کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(۱)شیخ سعد الدین محمد ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما

شیخ سعد الدین محمد ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما کی ولادت ۶۱۸ھ میں "ملیطہ" میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک بلند پایہ شاعر اور صوفی بزرگ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ۶۵۶ھ میں دِمشق میں ہوا، اور اپنے والد گرامی شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے[۲]۔

(۲)شیخ عماد الدین ابو عبد اللہ محمد ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام شیخ عماد الدین ابو عبد اللہ محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد گرامی شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بذاتِ خود فرمائی۔ آپ زُہد و تقویٰ اور علم و فضل میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نقشِ قدم پر تھے، ان کا انتقال ۶۶۷ھ میں "مدرسہ صالحیہ دِمشق" میں ہوا[۳]۔

(۳)زینب بنت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صاحبزادی کا اسم گرامی "زینب بنت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہما" ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ کا ان پر خاص فضل و کرم تھا، یہ ایّامِ

---

(۱) انظر: "التدبيرات الإلهية" مقدّمة التحقيق، صـ٢٤-٢٥. و"النُّور الأبهَر" صـ٢٦.

(۲) "فوات الوفيات" سعد الدين ابن عربي، ٣/ ٢٦٧.

(۳) "الوافي بالوفيات" عماد الدين ابن العربي أخو سعد الدين، ١/ ١٥٨.

شیر خواری سے ہی رُوحانیت، ولایت اور کشف واِلہام کے درجے پر فائز تھیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پنگھوڑے میں کلام فرمایا، بچپن ہی میں ان کا انتقال ہوا، اور شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دست مبارک سے انہیں لحد میں اُتارا[1]۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری

شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلندپایہ صوفی شاعر بھی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعری مجموعہ "ترجمان الاَشواق" کے نام سے معروف ہے۔ بعض فقہاء نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاعری پر، جب عشقیہ رنگ کے غلبے کا الزام رکھا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دیوان کی شرح "الذخائر والاَعلاق" کے نام سے تحریر فرمائی، اور اس میں ثابت کیا کہ آپ کے اَشعار صُوفیانہ اور تصوُّف کے مروّجہ طریق کے عین مطابق ہیں۔ اپنے دیوان شعری کی شرح میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "جب میں نے مکہ مکرّمہ میں "ترجمان الاَشواق" مرتَّب کیا، تو میرے اَحباب عبد اللہ بدر حبشی اور اسماعیل بن سودکین نوری رحمۃ اللہ علیہما نے بتایا، کہ بعض فقہاء کو میرے دیوان کے مندرِجات پر کچھ اعتراض ہے، ان کے خیال میں میرا دیوان صرف غزلیہ اَشعار پر مشتمل ہے، حقائق ومَعارف سے ان کا کوئی تعلق نہیں، ان کے اس اعتراض پر میں

---

(١) "التدبيرات الإلهية" مقدّمة التحقيق، الفصل الأوّل: المؤلّف، صـ٢٥.

نے اس کی شرح تحریر کی ہے، اور اس میں ان حضرات کے شکوک وشبہات کا اِزالہ کرنے کی کوشش کی ہے"[۱]۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور عقیدۂ ختمِ نبوت

ختمِ نبوّت سے متعلق حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وہی عقیدہ ہے، جو تمام امّتِ مسلمہ کا ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتب میں بھی متعدّد مقامات پر ختمِ نبوّت کے بارے اپنے عقیدے کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "فُتوحاتِ مکیہ" میں ختمِ نبوّت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "نبوّت اللہ تعالی کا خصوصی وامتیازی مُعاملہ ہے، اپنے بندوں میں سے جس کے ساتھ چاہتا ہے یہ مُعاملہ فرماتا ہے، نبوّت کا دروازہ بند ہوچکا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ یہ سلسلہ رک چکا ہے، البتہ ولایت قیامت تک حاصل کی جاسکتی ہے، جو کوئی اس کے حصول کے لیے محنت کرے گا، وہ اسے پالے گا!""[۲]۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی وضاحت کرتے ہوئے، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مزید فرمایا کہ "تمام امّتیں حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی امّت کے ساتھ ختم ہوگئیں، اور اللہ تعالی نے اس امّت کو انسانوں کے لیے بنائی گئی، سب سے بہترین امّت بنا دیا، تمام

---

(۱) "الذخائر والأعلاق شرح ترجمان الأشواق " صـ۱۹٦.

(۲) "الفُتوحات المكية" الباب ۳۰۳ في معرفة منزل العارف الجبرئيلي من الحضرة المحمديّة، ٥/ ۲۱.

رسولوں کا سلسلہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ختم ہو چکا، حضور اکرم ﷺ کی شریعت سے تمام شریعتیں ختم ہوگئیں، لہذا آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا جو شارع ہو، اور نہ ہی آپ ﷺ کی شریعت کے بعد کوئی شریعت اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی جائے گی"[۱]۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نئے نبی، رسول، شریعت یا اولیاء اللہ کے لیے کسی قسم کی وحی کے ہرگز قائل نہیں، انہوں نے ایک مقام پر صراحۃً اس چیز کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ "جان لو! اللہ تعالی کی طرف سے ہمارے لیے اِلہام ہے نہ کہ وحی؛ کیونکہ وحی کا راستہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بند ہو چکا"[۲]۔

حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرفِ ملاقات

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راہِ فقر و سُلوک میں ایک بلند اور امتیازی مقام رکھتے ہیں، ان کی روحانی شان وعظمت کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنی بات جان لینا ہی کافی ہے، کہ تصوُّف میں ان کے خِرقَہ (روحانی لباس) کی نسبت صرف ایک واسطے سے، حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک پہنچتی ہے، جبکہ خرقہ شریف میں دوسری نسبت بھی صرف ایک واسطے سے حضرت سیّدنا خضر

---

(۱) "الفتوحات المكية" الباب ٤٦٢ في الأقطاب المحمديين ومنازهم، ٧/ ١١١.

(۲) الفتوحات المكية" الباب ٣٥٢ في معرفة منزل ثلاثة أسرار طلسمية حكمية تشير إلى معرفة منزل السبب وأداء حقّه، ٥/ ٣٥٣.

علیہ الصلوۃ والسلام تک پہنچتی ہے، یہ واسطہ حضرت شیخ ابو الحسن علی عبداللہ بن جامع رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہے، شیخ ابن جامع نے شیخ ابن عربی کو جس جگہ جو خرقہ پہنایا، ٹھیک اسی مقام پر وہ خرقہ انہیں، حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے پہنایا تھا، صرف یہی نہیں، بلکہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے براہِ راست صحبت وملاقات کا شرف بھی حاصل ہے[۱]، اس شرف عظیم کے بارے میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام کی صحبتِ بابرکت نصیب ہوئی، میں نے ان سے آدابِ طریقت سیکھے، حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے نصیحت فرمائی، کہ مقاماتِ شُیوخ کو تسلیم کر لینا چاہیے"[۲]۔

---

(۱) حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے جن صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، علماء اور صالحین قدست اسرارہم کی ملاقات ثابت ہے، اُن میں سے بیشتر کے اسمائے گرامی شیخ عبد اللہ حلمی حسن شریف نے، شیخ سیّد عبد اللہ بن صدیق غماری حسنی کی کتاب "إثمد العين ببيان نبوّة الخضر واسم ذي القرنَين" کے آخر میں "ذكر مَن اجتمع بالخضر علیہ الصلاۃ والسلام من الصحابة والعلماء والصالحين" کے عنوان سے (بطورِ ضمیمہ) ذکر کیے ہیں۔اس کتاب میں حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ملاقات کا حال بھی ۱۲۷ویں نمبر کے تحت مذکور ہے، لہذا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں کے بارے میں، مزید تفصیل کے طلبگار حضرات کے لیے مذکورہ کتاب کا مُطالعہ مفید رہے گا۔

(۲) "نفحات الاُنس" مترجم، شیخ محی الدین محمد بن علی ابن عربی، ص۵۷۲۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تین ۳ چیزیں خرقِ عادت دیکھیں: (۱) وہ سمندر پر چلا کرتے تھے، (۲) زمین کو لپیٹ لیتے تھے، (۳) اور فضا میں نماز کی ادائیگی کرتے تھے"[۱]۔

خاتمِ وِلایت

شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "خاتم الولایۃ" کے عظیم منصب پر فائز ہیں، یہی وجہ ہے کہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے لیے "فتاوی رضویہ شریف" میں اس لقب کو بعض مقامات پر ذکر فرمایا، گویا آپ نے تحریری طور پر شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے منصب "خاتم الولایۃ" کی تصدیق کی[۲]۔

حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب کے ذریعے اس منصب کی خوشخبری دی گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ "۵۹۹ ہجری میں مکّہ مکرّمہ میں، میں نے ایک خواب دیکھا، کہ کعبۃ اللہ شریف سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے، اس کی سج دھج دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں، اچانک نظر پڑی کہ رکنِ یمانی اور رکنِ شامی کے درمیان ذرا سا رکنِ شامی کی طرف دیوار میں دو ۲ اینٹوں کی جگہ خالی ہے، ایک سونے کی اور ایک چاندی کی، اوپر والی لائن میں سونے کی اینٹ کم تھی اور نیچے والی میں چاندی کی، اس وقت میں نے مُشاہدہ کیا کہ وہ خالی جگہ میری ذات سے پُر

---

(۱) ایضًا۔

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ"، ۱۲۸/۲۲۔

ہوگئی، اور گویا میں خود وہ دو ۲ اینٹیں بن گیا ہوں، اس طرح دیوار مکمل ہوگئی، اس کے بعد کعبۃ اللہ شریف میں کوئی چیز کم نہ رہی، میں نے (نگاہِ معرفت سے) جان لیا کہ وہ اینٹیں میرا عَین ہیں اور میں ان کا عین ہوں، پھر مجھے اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہا۔

جب میں بیدار ہوا تو اللہ تعالی کا شکر ادا کیا، اور اپنے لیے اس خواب کی تعبیر یوں کی، کہ میں اولیائے کرام میں ویسے ہی رہوں گا، جیسے کہ انبیائے کرام علیہم السلام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے، اور شاید یہ مجھے ختمِ ولایت کی بِشارت ہے"[۱]۔

کشف و مُشاہدات

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کشف و مُشاہدہ کمال درجے کا تھا، آپ اللہ کی عطا سے، لمحہ بھر میں لوگوں کے ماضی، حال اور مستقبل کا حال جان کر، اس کی ٹھیک ٹھیک خبر دے دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خلیفۂ خاص شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی کے مُشاہدات اور کشف کا حال بیان کرتے ہیں کہ "اگر ہمارے شیخ (ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ) کسی چیز کی حقیقت جاننا چاہتے، تو اسے بغور دیکھتے اور پھر اس کے مستقبل حتّی کہ انجام تک کی خبر دے دیتے تھے، وہ لوگوں کے نہ صرف حال، بلکہ ماضِی کے حقائق واَحوال بھی جان لیتے تھے"[۲]۔

---

(۱) "الفتوحات المكية" الباب ٦٥ في معرفة الجنّة ومنازلها ودرَجاتها وما يتعلق بهذا الباب، ١/ ٤٨٠-٤٨١.

(۲) "شیخ اکبر محی الدین ابن عربی" شفیع محمد بلوچ، صـ۶۲۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیماتِ تصوف

حضراتِ گرامی قدر! حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیماتِ تصوُف، شریعتِ اسلامیہ کی مکمل آئینہ دار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حقیقت ومعرفت کے اَسرار ورُموز سمجھنے کی کوشش کرنے والے صوفیاء اور عوام کو، ہمیشہ شریعتِ مطہَّرہ کا دامن تھامے رہنے کی تلقین کرتے رہے، شریعتِ مطہَّرہ کی پابندی اور تعلیماتِ تصوُف سے متعلق آپ کے چند فرامین حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "ظاہری شریعت کا ترازُو ہاتھ سے نہ جانے دو، بلکہ شریعت کا جو حکم ہو فوراً اس پر عمل کرو، اور اگر عام علماء کے برخلاف آپ کی سمجھ میں کوئی ایسی بات آئے، جو شریعت کے ظاہری حکم پر عمل کرنے سے آپ کو روکے، تو اس پر اعتماد مت کرو؛ کیونکہ وہ معرفت نہیں، بلکہ ایک دھوکہ ہے، جس کی آپ کو خبر نہیں!"[1]۔

(۲) "یقین جان لو کہ شریعت کا چشمہ ہی حقیقت کا چشمہ ہے؛ کیونکہ شریعت کے دو ۲ دائرے ہیں: ایک اوپر اور ایک نیچے، اوپر کا دائرہ اہلِ کشف کے لیے ہے، اور نیچے کا دائرہ اہلِ فکر کے لیے۔ اہلِ فکر جب اہلِ کشف کے اقوال کو تلاش کرتے، اور اپنے دائرۂ فکر میں نہیں پاتے ہیں، تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت سے باہر ہے، یہی وجہ ہے کہ اہلِ فکر اہلِ کشف پر معترِض ہوتے ہیں، مگر اہلِ کشف اہلِ فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو کشف وفکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا حکیم ہے، تو جس

---

(۱) انظر: "اليواقيت والجواهر" للشَّعراني، الفصل ٤، الجزء ١، صـ٥٤.

طرح علومِ اہلِ فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں، اسی طرح علومِ اہلِ کشف بھی شریعت ہی کا حصہ ہیں، دونوں لازم وملزوم ہیں، چونکہ دونوں کناروں (یعنی شریعت وطریقت) کا جامع نایاب ہے، چنانچہ ظاہر بینوں نے شریعت وحقیقت کو جُدا سمجھ لیا"[۱]۔

(۳) "جان لو کہ اولیائے کرام اور مشایخ کاملین کے پیمانے کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتے، اور وہ شریعت کی مخالفت سے محفوظ رہتے ہیں"[۲]۔

(۴) "جان لو کہ شریعت کا ترازو جو اللہ عزّوجلّ نے زمین میں مقرّر فرمایا ہے، یہ وہی ہے جو علمائے شریعت کے ہاتھ میں ہے، لہذا جب کوئی ولی عقل سلامت ہونے کے باوجود، شریعت کے اس پیمانے سے باہر نکلے، تو ایسے شخص کا رَد کرنا واجب ہے"[۳]۔

(۵) "کھایا جانے والا ہر لقمہ اپنے ہی جیسے افعال کا سبب بنتا ہے، اگر وہ لقمہ حرام کا ہوگا تو حرام کاموں کا سبب بنے گا، مکروہ ہوگا تو مکروہ، اور اگر جائز ہوگا تو جائز کاموں کا سبب بنے گا"[۴]۔

---

(١) المرجع نفسه.

(٢) المرجع السابق.

(٣) المرجع السابق.

(٤) "تفسير ابن عربي" پ ٣، البقرة، تحت الآية: ٢٧٦، الجزء ١، صـ٩٨.

(٦) "علومِ الٰہیہ میں ولی کا کشف اس علم سے آگے نہیں ہو سکتا، جو اس کے نبی کی کتاب اور وحی عطا فرما رہی ہے... اور اگر کچھ شرعی حُدود سے باہر ہو جائے، تو وہ علم نہیں ہوگا، نہ وہ کشف ہوگا، بلکہ اگر تم تحقیق کرو تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھی"[١]۔

شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ... علمائے امّت اور بزرگانِ دین کی نظر میں

حضرات گرامی قدر! حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک جلیل القدر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک عظیم صوفی اور صاحبِ کشف بزرگ بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمِ توحید اور حقیقت و معرفت کے اَسرار و رُموز سے اس قدر واقفیت رکھتے ہیں، کہ دُور دُور تک آپ کا ثانی نظر نہیں آتا، یہی وجہ ہے کہ اکابر علمائے امّت قدّست اسرارہم آپ کے علم وفضل اور کشف و مُشاہدات کے معترِف نظر آتے ہیں، درج ذیل سُطور میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں چند علمائے امّت اور بزرگانِ دین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

(١) حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شیخ ابن عربی قدّس سرّہ کی ولادت سے قبل، آپ کے والد شیخ علی بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے فرمایا کہ "یہ بچہ (یعنی شیخ ابن عربی) اولیائے کرام میں عظیم درجہ اور عالی رُتبہ پائے گا"[٢]۔ جب شیخ

---

(١) "الفتوحات المكية" الباب ٣١٤ في معرفة منزل الفرق بين مدارج الملائكة والنبيين والأولياء من الحضرة المحمديّة، ٥/ ٨١.

(٢) "خزینۃ الاَصفیاء" "شیخ محی الدین ابن عربی، ١/١٨٦۔

ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی تو آپ کے والد گرامی آپ کو ساتھ لے کر، پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی طرف نگاہِ لُطف وکرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "یہ میرا بیٹا ہے، ان شاء اللہ یہ قطبِ زمانہ ہوگا، اَسرارِ توحید جو آج تک کسی مُوَحِّد (توحید کے قائل) نے بیان نہیں کیے، یہ لڑکا اُن اُسرار ورُموز کو وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان فرمائے گا"![1]۔

(۲) ایک بار شیخ ابن عربی اور شیخ شہاب الدّین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ علیہما دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے، ان دونوں نے کچھ دیر کے لیے سر جھکایا، اور پھر بات کیے بغیر جدا ہو گئے۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے شیخ شہاب الدّین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کیسا پایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ "شیخ شہاب الدّین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سنّتِ نبوی میں سر تاپا غرق ہیں"۔ پھر شیخ شہاب الدین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا، کہ آپ شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ "وہ حقائق کا سمندر ہیں"[2]۔

علاوہ ازیں شیخ شہاب الدین سُہرَوَردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کو شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے، اور اس کی وجہ یہ بیان فرماتے کہ "حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام نہایت بلند وعمیق (تصوُّف ورُوحانیت

---

(۱) ایضًا۔

(۲) "تنبئة الغبي بتبرئة ابن عربي" صـ٤.

کے اَسرار ورُموز اور باریکیوں سے بھرپور) ہوتا ہے، ہر ایک میں اُس کلام کے سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، لہذا عوام الناس کو منع کرتا ہوں؛ کہ کہیں بھٹک نہ جائیں!"[۱]۔

(۳) قاضِی القُضاۃ (چیف جسٹس) قاضِی شمس الدین شافعی رحمہ اللہ تعالی، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی بارگاہ میں غلاموں کی سی خدمت کرتے، اور ہر روز ان کے پاس آنے سے قبل تیس ۳۰ درہم صدقہ فرماتے تھے"[۲]۔

(۴) شیخ سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کامل، فاضل، اپنے زمانے کے شیخ، اور وقت میں یکتا تھے، تمام شرعی وحقیقی علوم میں اور ان کے علاوہ تمام علوم وفنون میں بھی ان کا کوئی نظیر نہیں۔ ان کی بہت سی ایسی تصنیفات وتالیفات ہیں، جن کے انداز پر کسی نے تالیف نہیں کی، انہیں اسمِ اعظم یاد تھا، لوگوں کے ان کے بارے بہت سے اقوال ہیں، اور میرا مذہب ان کے بارے میں سکوت (خاموشی) ہے، اور اللہ تعالی زیادہ بہتر جانتا ہے!"[۳]۔

(۵) مشہور مؤرِّخ ومحدّث محمد بن سعید دبیثی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بغداد تشریف لائے، تو میں نے ان سے ملاقات کی، میں

---

(۱) "ملفوظاتِ مہریّہ" ملفوظ ۳، صـ۹۔

(۲) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدرُّ الثمين" الباب الأوّل في أحواله، الفرقة الأولى، صـ٤١ - ٤٢.

(۳) المرجع نفسه: الفرقة الثانية، صـ٥٢.

نے انہیں ان کے وصف سے بھی اونچا پایا، بلکہ ان کے مقام و مرتبہ کو بیان ہی نہیں کیا جاسکتا"[1]۔

(۶) "تاریخِ بغداد" کے مصنّف حافظ محب الدین ابن نجّار رحمۃ اللہ تعالٰی کبائر علمائے حدیث میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "دِمشق میں میری ملاقات شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہوئی، میں نے انہیں امام، عالم، کامل، علوم میں تبحر، اور حقائق میں راسخ پایا"[2]۔

(۷) شیخ سعد الدین حَموی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب ملکِ شام سے واپس اپنے وطن خُراسان لَوٹے، تو اصحابِ خاص نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ ملکِ شام میں علماء میں سے کس کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں شام میں محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صورت میں ٹھاٹھیں مارتا سمند چھوڑ آیا ہوں، جس کی نہ گہرائی کی انتہاء ہے اور نہ اس کا کوئی کنارہ ہے"[3]۔

(۸) شیخ عزّ الدین عبد العزیز بن عبد السلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خادم بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز شیخ عزّ الدین اور میں دونوں روزے سے تھے، شیخ عزّ الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھے اِفطار کے لیے بلالیا، تو میں حاضرِ خدمت ہوا، شیخ کی توجہ اور شفقت دیکھ کر میں نے عرض

---

(۱) المرجع السابق، الفرقة الأولى، صـ۴۳ ملخصاً.

(۲) المرجع السابق.

(۳) المرجع السابق، صـ۴۱.

کی کہ "موجودہ وقت کے قطب کون ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ "تمہیں اس سے کیا؟" خادم فرماتے ہیں کہ شیخ کے اس جواب سے میں سمجھ گیا کہ وہ اس نام سے آگاہ ہیں، میں نے کھانا پینا چھوڑا اور عرض کی، کہ خدا کے لیے مجھے بتا دیجیے کہ وہ کون ہیں؟ اس پر شیخ عزّ الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مسکرائے اور فرمایا کہ وہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں"[1]۔

(۹) برصغیر پاک و ہند میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں، سب سے اَہم کردار، شیخ فخر الدین ابراہیم بن بزرگ مہر بن عبد الغفار جوالیقی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ہے، عراقی آپ کا تخلص ہے۔ آپ ہمدان کے بیرونی علاقے میں کمیجان نامی ایک گاؤں میں ۶۱۰ھ/ ۱۲۱۴ء میں پیدا ہوئے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَجداد اپنے زمانے کے فُضلاء میں سے تھے۔ شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی نے صَرف و نحو، اَدبیاتِ عربی اور تفسیر و حکمت کی تعلیم ہمدان میں حاصل کی، روحانی جستجو کے سبب مختلف بزرگوں سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ اَصفہان اور ہندوستان سے ہوتے ہوئے ملتان (پاکستان) تشریف لائے، اور شیخ بہاء الحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حلقۂ اِرادت میں شامل ہوگئے۔ آپ تقریبًا پچیس ۲۵ سال تک ملتان میں قیام پذیر رہے، آپ کو شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بعد ازاں حرمین شریفین کی طرف عازمِ سفر ہوئے، حج کی سعادت کے بعد ملک رُوم (موجودہ ترکی) کے ایک شہر قونیہ پہنچے، وہاں آپ کو مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی

---

(۱) المرجع السابق، صـ۳۸.

خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، بعد ازاں شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے شیخ ابن عربی کی مشہورِ زمانہ کتاب "فتوحاتِ مکّیہ" پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی[1]۔

شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بہترین مصنّف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر بھی تھے، آپ ان ابتدائی شعراء میں سے ہیں، جنہوں نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے افکار و نظریات کو فارسی شاعری میں پیش کیا۔ شیخ فخر الدین عراقی کو دِمشق میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار شریف کے قریب دفن کیا گیا۔ دسویں ۱۰ صدی ہجری تک آپ کا مزار معروف رہا، لیکن آج اس کا کوئی نشان باقی نہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصنیف "کتاب اللمعات" کو "فُصوص الحکم" کا خلاصہ شمار کیا جاتا ہے[2]۔

(۱۰) شیخ ابو یحیٰی زکریا قزوینی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "وہ بزرگ، عالم، عارِف، علومِ شریعت و حقیقت کے سمندر، اپنے زمانے کے مَرجع و ماویٰ تھے۔ عظمتِ شان اور مقام و مرتبہ کی بلندی میں ان کا کوئی ہم پلّہ نہیں تھا"[3]۔

---

(۱) "اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ" "عراقی، ۱۳/۴۴-۴۶۔

(۲) "محي الدين ابن عربي الشخصية البارزة في عرفان الإسلامي" الفصل ۲: تأثير ابن عربي على العرفاء من بعده صـ۵۹۱- ۵۹۲ ملخصاً.

(۳) المرجع نفسه، صـ۴۳-۴۴.

(۱۱) شیخ قطب الدّین شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "بے شک محی الدین ابن عربی علومِ شریعت و حقیقت میں کامل تھے"(۱)۔

(۱۲) امام ذَہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ناقِد ہونے کے باوجود، آپ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ابن عربی کے ہاں کلام میں وسعت، ذَکاوَت، قوّتِ حافظہ، اور تصوُف وروحانیت میں گہرائی پائی جاتی ہے، ان کی کتب عرفان (معرفت الٰہی) کا خزینہ ہیں"(۲)۔

(۱۳) شیخ حرم مکّی اور مؤرِّخ عبداللہ بن اَسعد یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علوم کا ایک عظیم پہاڑ ہیں، جس کا دامن پختہ اور اونچائی بہت بلند ہے، ان کے فنون میں ان کا کوئی ثانی نہیں"(۳)۔

---

(۱) "اليواقيت والجواهر" الفصل ۱ في بيان نبذة من أحوال الشيخ محي الدين الجزء۱، صـ۲۶.

(۲) "تاريخ الإسلام" للذَهبي، سنة ثمان وثلاثين وستّمئة وفيها ولد، رقم: ٥٤٩، محمد بن علي بن محمد بن أحمد بن عبد الله (المعروف بابن عربي)، ١٤/ ٢٧٣.

(۳) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدرُّ الثمين" الباب ۱ في أحواله، الفرقة الثانية، صـ٥٠.

(۱۴) حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "وہ شیخ امام محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی حاتمی طائی اَندَلُسی ہیں، ابن عربی کے لقب سے مشہور ہیں۔ وہ شیخ جلیل، عالی مرتبت، رفیع الشان، علومِ شرعیہ میں راسخ، اَسرارِ حقیقت میں متمکّن تھے، ریاضتوں اور مجاہدوں میں بھی انہیں بلند مقام حاصل تھا"[۱]۔

(۱۵) شیخ صلاح الدّین صفدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جو کسی علمِ لدُنّی کے حامل شخص کا کلام دیکھنا چاہے، وہ شیخ محی الدین ابن عربی کی کتابیں دیکھے"[۲]۔

(۱۶) شیخ مجد الدّین فیروزآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ شیخ ابن عربی کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے صدّیقین میں سے ہیں، آپ اپنے زمانہ کے مجتہد اور بہت بڑے عالمِ دین ہیں"[۳]۔

---

(١) المرجع نفسه، صـ٤٩.

(٢) "اليواقيت والجواهر" الفصل 1 في بيان نبذة من أحوال الشيخ محي الدين الجزء ١، صـ٢٦.

(٣) "النور الأبهَر" الرسالة: "الاغتباط بمعالجة الخياط" للفيروزآبادي، صـ٣٥٥.

(۱۷) یمنی مؤرِّخ علی بن حسن خَزرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "وہ امام، عالم، فاضل، کامل، بارِع، ولیُ اللہ، محی الدین کے لقب والے، اور ابن عربی کی شہرت والے ہیں، اپنے زمانے کے یکتا اور مُعاصرین میں یگانہ تھے"(۱)۔

(۱۸) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کو برصغیر پاک وہند میں عام کرنے والوں میں، ایک اَہم نام شیخ علاؤالدین علی بن احمد مہائمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم اور عارف تھے، نظریۂ "وَحدت الوُجود" کے قائل تھے۔ آپ نے "تفسیر مہائمی" کے نام سے قرآن پاک کی تفسیر بھی تحریر فرمائی(۲)۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے، آپ نے "فُصوص الحکم" کی شرح "خصوص النِعَم" کے نام سے تحریر فرمائی، جو دار الکتب العلمیہ بیروت سے ۲۰۰۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ وشاگرد خاص، شیخ صدر الدین قونوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "شرح فُصوص الحکم" کی بھی شرح تحریر فرمائی ہے۔

---

(۱) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الدرُّ الثمين" الباب الأوّل في أحواله، الفرقة الثانية، صـ٤٨.

(۲) دیکھیے: "تذکرۂ علمائے ہند" "ملّا علی مہائمی"، صـ۳۴۹- ۳۵۰۔

شیخ علاؤالدین علی مہائمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی شرح کے عنوان میں، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے لیے "ختم الوِلایۃ"، "محی الدین"، اور "شیخ اکبر" جیسے اَلقاب تحریر فرماکر، آپ کے علم وفن اور مقام ومرتبہ کا اعتراف کیا ہے[1]۔

(۱۹) امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں، کہ شیخ کمال بن زَملکانی رحمہ اللہ تعالی نے، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "ابن عربی مَعارِفِ اِلٰہیہ کا ٹھاٹھے مارتا سمندر ہیں، میں نے ان کا اور دیگر اہلِ طریقت کا کلام ذکر کیا ہے؛ کیونکہ وہ دیگر کے مقابلے میں مقامات کی حقیقتوں کو زیادہ جانتے ہیں؛ اس لیے کہ وہ ان حقائق کے مراتب تک پہنچے ہوئے ہیں، اُن مراتب کی حقیقت چکھ چکے ہیں، وہ ایسی بات کی خبر دیتے ہیں جس کا وہ اپنی آنکھوں سے مُشاہدہ فرماچکے ہوتے ہیں"[2]۔

(۲۰) شیخ ابن ابی منصور رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اکابر علمائے طریقت میں سے تھے، اور ان کے علم، اَخلاق اور حال پر توحید کا غلبہ تھا"[3]۔

---

(۱) انظر: "خصوص النِعَم في شرح فصوص الحكم" لعلاء الدين علي بن أحمد المهائمي.

(۲) "لسان الميزن" حرف الميم، من اسمه محمد، ۱۰۳۸- محمد بن علي بن محمد الحاتمي الطائي الأندلُسي، ٥/ ۳۱٥.

(۳) المرجع نفسه.

(۲۱) ملکِ شام کے بزرگ شیخ الاسلام سراج الدین مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "تمہیں چاہیے کہ شیخ محی الدین رحمۃ اللہ کی باتوں پر اعتراض کرنے سے بچو! بے شک اولیائے کرام کے گوشت زہر آلود ہوتے ہیں (یعنی ان کی غیبت سے بچو)، ان سے بُغض وعداوَت رکھنے والوں کا دِین برباد ہوجانا معلوم ہے، جو اُن سے بُغض (دشمنی) رکھے گا، وہ نصرانی ہو کر مَرے گا۔ جس نے اُن پر اپنی زبانِ سبّ وشتم (گالی گلوچ) دراز کی، اللہ تعالی اسے دل کی مَوت میں مبتلا فرمادے گا!" [1]۔

(۲۲) امام شرف الدین مُناوِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شیخ ابن عربی کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ "ان کے بارے میں خاموشی میں سلامتی ہے، اور ہر تقویٰ شِعار جسے اپنی ہلاکت کا خوف ہو، اس کے لیے یہی مناسب ہے!" [2]۔

(۲۳) امام جلال الدین سُیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابن عربی کا دِفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مشایخ طریقت کی طرف جو اَیسی باتیں منسوب ہیں، جو بظاہر علمِ شرعی کے خلاف نظر آتی ہیں، اُن باتوں کی کئی توجیہات ہیں، مثلاً: (۱) ہم ان باتوں کو اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے، جب تک وہ صحیح (سند سے) ثابت نہ ہوجائیں۔ (۲) اگر ان کی نسبت ثابت ہوجائے، تو اس کی ایسی تاویل تلاش کی جائے گی، جو (ظاہری

---

(۱) "اليواقيت والجواهر" الفصل ۱ في بيان نبذة من أحوال الشيخ محي الدين الجزء ۱، صـ۲۵.

(۲) "تنبئة الغبي بتبرئة ابن عربي" صـ۲.

شریعت) کے مُوافق ہو۔ (۳) ممکن ہے کہ اس کا صُدور اُن سے حالتِ سُکر (مدہوشی اور حالتِ وجد) میں ہوا ہو! ایسی حالت میں اس کا مُؤاخذہ نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ اس حالت میں وہ غیر مکلَّف ہوتا ہے۔ ان اِمکانات کے بعد بھی ان سے بدگمانی رکھنا، توفیقِ ربّانی نہ ملنے کا شاخسانہ ہے!"[1]۔

(۲۴) امام جلال الدّین دوّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جو شیخ محی الدین ابن عربی کو ملحِد گمان کرتا ہے، وہ خود اپنے اِلحاد کا اعلان کرتا ہے، وہ ایسے شخص کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے، جس کے کلام کی حقیقت تک کِبار علماء اور جلیل القدر فُضلاء بھی نہیں پہنچ سکے! اور جس کے اَسرار و حقائق کے فہم سے اُن کے اَفکار عاجز رہے!"[2]۔

(۲۵) امام عبد الوہّاب شَعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ہماری معلومات کے مطابق کبھی بھی کوئی شخص، علمِ شریعت اور حقیقت میں، شیخ محی الدین کے مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ سکا"[3]۔

(۲۶) امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ "ہمارے وہ مشایخ اور علماء وحکماء،

---

(۱) المرجع نفسه، صـ٤-٥.

(۲) "إيمان فرعون" صـ٢٣.

(۳) "اليواقيت والجواهر" الفصل ١ في بيان نبذة من أحوال الشيخ محي الدين الجزء ١، صـ٢٤.

جن کی بدَولت آسمان سے بارِش نازل ہوتی ہے، ان سے ہم نے یہی سنا ہے کہ "شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے عارفین اور علمائے عاملین میں سے تھے، اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ اپنے زمانے کے سب سے یگانہ ومنفرِد عالم تھے، وہ خود لائقِ اتّباع تھے، انہیں کسی کے اتّباع کی حاجت نہیں تھی۔ تحقیق اور کشف وکلام میں وہ ایک سمندر کی مانند تھے، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ زُہد وتقویٰ، سنّتِ نبوی پر استقامت اور مجاہدہ میں، کوئی اُن کا ثانی نہیں"[1]۔

(۲۷) حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابن عربی کے ناقِد ہونے کے باوجود، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "شیخ ابن عربی مشائخ اہلِ سنّت وجماعت، بالخصوص ساداتِ نقشبندیہ، کِبار شاذلیہ اور مذہبِ حنفیہ، شَوافع، مالکیہ اور حنابلہ کے کِبار ائمہ کے معتمَد ہیں"[2]۔

(۲۸) عالم کبیر شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امیر المؤمنین سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ گجرات میں پیدا ہوئے، شیخ صفی الدین گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو خرقۂ ولایت پہنایا، اس کے بعد آپ حرمین شریفین کی طرف عازم سفر ہوئے، اور وہاں شیخ علی بن حسام الدین متقی مکّی سے استفادہ کیا، بعد ازاں وطن واپس لَوٹے اور "برہان پور" (انڈیا) میں سکونت اختیار کی۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عابد، زاہد

---

(۱) "الفتاوى الحديثيّة" صـ۲۱۰.

(۲) "فرّ العَون من مدّعي إيمانِ فرعون" صـ۸٤.

اور متقی و پرہیز گار عالم دین کے طور پر مشہور تھے[1]۔ شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری بھی شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فلسفہ ونظریۂ "وَحدت الوُجود" کے قائل تھے، اور اس سلسلے میں آپ نے ایک رسالہ "التحفة المرسَلة إلى النّبي" بھی تحریر فرمایا[2]۔

(۲۹) شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کورانی مدنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے عرب شیوخ میں سے ہیں۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حجازِ مقدّس میں قیام کے دَوران جن عرب شُیوخ سے اکتسابِ فیض کیا، ان میں سب سے بڑا نام شیخ ابو طاہر کورانی کا ہے۔ شیخ ابوطاہر کورانی کے والد شیخ برہان الدین ابراہیم بن حَسَن کورانی رحمۃ اللہ علیہما نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فلسفہ ونظریات سے متعلق چند کتابیں تحریر فرمائیں، جن میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں: (۱) "تنبيه العقول على تنزيه الصوفية عن اعتقاد التجسيم والعينيّة والاتحاد والحلول" (۲) "المسلك الجلي في حكم شَطح الولي" (۳) "مَطلع الجُود بتحقيق التنزيه في وَحدة الوجود" (٤) "إتحاف الذّكي بشرح

---

(١) "نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر" الشيخ محمد بن فضل الله البرهانْفوري، ٥/ ٦٢٥.

(٢) "خلاصة الأثر في أعيان القَرن الحادي عشر" لمحمد أمين بن فضل الله المحبي، محمد بن فضل الله البرهانْفوري، ٤/ ١١٠.

التحفة المرسَلة إلى النّبي". آخر الذِکر کتاب شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "التحفة المرسَلة إلى النّبي "کی شرح ہے۔ نیز مذکورہ بالا تینوں کتابیں عرب ممالک کے مختلف مکتبوں مثلاً "دار البیروتی"، "دار الاحسان" مصر، "دار جوامع الکلم "مصر وغیرہ سے شائع ہو چکی ہیں۔

شیخ ابراہیم بن حَسن کورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام اس حوالے سے بھی اَہمیت کا حامل ہے، کہ آپ کو شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازاتِ عامّہ بھی حاصل ہے، ان اجازاتِ عامّہ کی مکمل سند آپ نے "الأمم لإيقاظ الهِمم" میں بیان فرمائی ہے[1]۔ علاوہ ازیں امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی، دو۲ واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریق سے، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ اجازات حاصل ہیں۔

(۳۰) حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنا مَوقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حق میں فقیر کا اعتقاد خاص بھی یہی ہے، کہ انہیں مقبولان بارگاہ میں سے جانتا ہوں، اور ان کی وہ رائے جو دیگر اہلِ حق سے مختلف ہے، اُسے خطا اور مضر دیکھتا ہوں"[2]۔

---

(۱) انظر: "الأمم لإيقاظ الهِمم" لبرهان الدين إبراهيم بن حسن الكوراني، صـ۱۲۲.

(۲) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۲۶۶، ۱/۵۶۸۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر قاضی محمد اسماعیل فرید آبادی کو "مسئلۂ توحید" کے بارے میں ایک مکتوب لکھتے ہوئے، حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہا نے مزید یہ بھی فرمایا کہ "جناب شیخ ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اکثر تحقیقات میں حق پر ہیں، اور ان پر طعن کرنے والے حق وصواب سے دُور ہیں۔ جناب شیخ نے اس مسئلے میں جو تحقیق کی ہے، اس سے ان کی بزرگی اور وُفورِ علمی کا اندازہ لگانا چاہیے، نہ یہ کہ اُن پر طعن اور ان کے کلام کو رَد کیا جائے!"[1]۔

(۳۱) شیخ مُحِب اللہ اِلہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک برگزیدہ صُوفی اور جیّد عالمِ دین تھے۔ ہندوستان میں شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی ترجمان اور شارح تھے۔ آپ نے شیخ ابن عربی کی کتاب "فُصوص الحکم" کی عربی اور فارسی زبان میں شرح بھی تحریر فرمائی۔ "فُصوص الحکم" کی فارسی شرح کا ترجمہ "اِفاداتِ ابن عربی" کے نام سے "ادارہ انیس اردو" اِلہ آباد انڈیا سے ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔ اس شرح میں آپ نے شیخ ابن عربی کے بارے میں فرمایا کہ "شیخ قدس سرہٗ خلافِ شریعت نہیں کہتے نہیں جانتے، خصوصًا اس کتاب "فصوص الحکم" میں کوئی مسئلہ، کوئی حکم اور کوئی اَسرار ومَعارف نہ تو لکھتے ہیں نہ بیان کرتے ہیں"[2]۔

---

(۱) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفتر ۳، مکتوب نمبر ۸۹، ۲/۴۹۴۔

(۲) "اِفاداتِ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" ص۷۱- ۷۲۔

مزید یہ کہ شیخ مُحب اللہ الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "فصوص الحکم" کے منہج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، خود اپنی بھی ایک کتاب تصنیف کی ہے، جو "اَنفاس الخواص" کے نام سے معروف ہے[۱]۔

(۳۲) عارف باللہ سیّدی امام عبد الغنی نابُلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف سے متعلق "السّر المُختَبِي في ضريح ابن عربي" نامی ایک کتاب تحریر فرمائی، اس میں آپ کے لیے "محيّ الدين"، "الشيخ الكامل"، "العالم العامل"، "سلطان المحقّقين"، "بُرهان الموَحِّدين"، "حُجّة الله تعالى في جميع العارفين" اور "البحر العُباب" جیسے اَلقاب کے ساتھ آپ کو یاد فرمایا، کہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات مبارکہ حکمتِ الٰہیہ اور اَسرارِ قُدسیہ میں سے ہے۔ وہ جبلِ قاسیون کے محلہ "صالحیہ" میں مدفون ہیں، ان کا مزار شریف زیارت گاہ کے طور پر معروف ہے، وہاں حقائق ومَعارف اور علوم واَسرار کے بے بہا خزینے پائے جاتے ہیں، اور ان کے فیض کا دَر متلاشیانِ حق کے لیے ہر وقت کھلا ہے[۲]۔

---

(۱) انظر: مجلّة "ثقافة الهند" ستمبر ۲۰۱۵ء، صـ۷۳.

(۲) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "السّر المُختَبِي في ضريح ابن عربي" للنابُلسي، صـ۳۹۸ ملخصاً.

(۳۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر کا ایک بہت بڑا نام ہے۔ آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہے، پاک وہند کے مسلمانوں کے لیے آپ کی دینی خدمات کسی تعارُف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے والد گرامی شاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "حضرت والدِ ماجد، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بڑی تعظیم کیا کرتے، اور فرماتے کہ اگر میں چاہوں تو "فُصوص الحکم" کو برسرِ منبر بیان کرکے، اس کے تمام مسائل کے لیے آیات واحادیث سے دلائل پیش کردوں، اور اس انداز سے کروں کہ کسی کو کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے!"[1]۔

(۳۴) شیخ یوسف بن عبد الجلیل مُوصلی کُردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن وسنّت کے انتہائی پابند تھے، اور (شیخ اکبر یہاں تک) فرمایا کرتے کہ "جس نے شریعت کا دامن ہاتھ سے چھوڑا وہ ہلاک ہوا"، اور (شریعتِ مطہَّرہ کی پابندی کے بارے میں) تمام اہلِ سنّت کا تاقیامت یہی عقیدہ ہے"[2]۔

(۳۵) شیخ سیّد عبد القادر بن محی الدین الجزائری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں اَہم کردار ادا کیا۔ آپ ۱۲۲۲ھ/۱۸۰۷ء میں الجزائر کے علاقہ معسکر کے گاؤں قیطنہ میں پیدا ہوئے۔ الجزائر

---

(۱) انظر: "مجموعۂ رسائل شاہ ولی اللہ" رسالہ "انفاس العارفین" شیخ اکبر اور شاہ عبد الرحیم، ۳/ ۲۷۵۔

(۲) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "الانتصار للشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي" للمُوصلي، صـ۳۰۷.

کے شہر وہران میں تعلیم حاصل کی، آپ "امیر المجاہدین، مشہور مالکی عالم، ادیب، شاعر، اور بہترین مدرِّس جیسی گوناگوں صفات اور خوبیوں کی مالک شخصیت تھے، دِمشق میں عارف باللہ مولانا ضیاء الدین خالد بن احمد کُردی عثمانی سے سلسلۂ نقشبندیّہ میں، اور بغداد میں نقیب الاشراف شیخ سیّد محمود بن زکریا گیلانی رحمۃ اللہ علیہما سے قادری سلسلہ میں اجازت کا شرف رکھتے تھے۔

۱۹۳۰ء میں فرانس نے الجزائر پر غاصبانہ حملہ کیا، تو آپ نے اپنے والد کی سرپرستی میں عَلَمِ جہاد بلند کیا، اور پھر اپنی ساری عمر جہاد میں گزار دی، قید و جلاوطنی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ اپنے وطن سے نکلے تو استنبول (ترکی) سے ہوتے ہوئے دِمشق تشریف لائے، یہاں آپ کا بھرپور اور شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ نے سب سے پہلے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔

دِمشق میں سکونت اختیار کرنے کے باوجود، شیخ سیّد عبد القادر الجزائری نے جہادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ، درس و تدریس اور سماجی خدمات کا سلسلہ بھی جاری و ساری رکھا۔ آپ بخاری و مسلم کے علاوہ شیخ ابن عربی کی کتاب "فتوحاتِ مکّیہ" کا درس بھی باقاعدگی سے دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا "فتوحات مکّیہ" کا قلمی نسخہ "قونیہ" میں موجود ہے، تو آپ نے اپنا ذاتی نسخہ تقابُل و تصحیح کی غرض سے اپنے چند شاگردوں کے ہمراہ "قونیہ" بھیجا، بعد ازاں امیر المجاہدین شیخ عبد القادر الجزائری اپنے اسی مصدّقہ نسخے سے درس دے

کر، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فلسفہ، نظریات اور تعلیمات کو عام کرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد اوّلاً آپ کو شیخ ابن عربي کے پہلو میں دفن کیا گیا، لیکن الجزائر کی آزادی کے بعد شیخ عبد القادر الجزائری کی خدمات کے پیشِ نظر، آپ کے جسدِ خاکی کو انتہائی عزّت واحترام کے ساتھ الجزائر منتقل کر دیا گیا، البتہ شیخ ابن عربي کے پہلو میں آپ کا علامتی مزار آج بھی موجود ہے[1]۔

(۳۶) علّامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ اکبر محی الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کا تعارُف تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وہ عارِفِ کبیر محمد بن علی بن محمد حاتمی طائی اَندلُسی ابن عربي ہیں، وہ مقام "صالحیہ" (دِمشق) میں مدفون ہیں۔ جب مطلقاً "شیخِ اکبر" کہا جائے تو اس سے مراد شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوتے ہیں"[2]۔

(۳۷) شیخ محمد بن جعفر بن ادریس کتّانی حسنی رحمۃ اللہ علیہم نے شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت اور تعارُف سے متعلق ایک کتاب "ترجمة الشيخ الأكبر" تحریر فرمائی ہے۔ اس میں آپ نے شیخ محی الدین ابن عربي سے اپنی والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہوئے، آپ کو "الشيخ الأكبر"، "الكبريت الأحمر"، "العالم

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ سَنوسی مشایخ" ص۹۱- ۹۳ ملخصاً۔

(۲) "رد المحتار" كتاب الجهاد، باب المرتَد، مطلب في حال الشيخ الأكبر سيّدي محيي الدّين ابن عربي، ٤/ ٢٣٨.

العادل"، "القُدوة الكامل"، "إمام الواصلين"، "قرّة عيون الكاملين"، "فخر الأولياء والأقطاب العارفين"، "وارث علوم الأنبياء والمرسَلين"، "قطب دائرة المحقّقين"، "سلطان أهل الحقيقة على الأطلاق"، "كاشف الأسرار"، اور "ختم الولاية الجامعة المحمديّة"[1] جیسے شاندار اَلقاب سے یاد کیا، اور بزرگانِ دین کے اقوال کی روشنی میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقام ومرتبہ کو بیان فرمایا ہے۔

(۳۸) شیخ محمد حسین ابن شیخ تفضّل حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہما کا شمار الہ آباد کے جلیل القدر علماء ومشایخ میں ہوتا ہے[2]۔ آپ کا سلسلۂ نسب تینتالیس ۴۳ واسطوں سے امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے شیخ احمد بن زَینی دَحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازتِ حدیث حاصل کی، جبکہ طریقت کے اعتبار سے آپ شیخ اِمداد اللہ مہاجر مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہیں۔ شیخ محمد حسین الہ آبادی کی مُسند

---

(۱) انظر: "النُّور الأبهَر" الرسالة: "ترجمة الشيخ الأكبر" للكتّاني صـ۹۹.

(۲) انظر: "نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر" مولانا محمد حسين الإله آبادي، ۸/ ۱۳۵۷- ۱۳۵۸.

الزمان شیخ عبدالحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی، شیخ محمد کتّانی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی حرم شریف میں ملاقات رہی، باہم سلسلۂ روایت واجازت وغیرہ کا تبادلہ بھی ہوا[۱]۔

شیخ محمد حسین الہ آبادی کا شمار شیخ محمد شہید کتّانی کے ہندی شُیوخ میں ہوتا ہے[۲]۔ آپ کو علوم ومَعارف میں اپنے جدِامجد قطب عالم شیخ کبیر، مولانا محب اللہ الہ آبادی اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی سے جو مُناسبت حاصل ہے، کوئی دوسرا شخص اس کا حامل دکھائی نہیں دیتا۔ آپ نے اپنے خطوط میں حقائق تصوّف بیان کرتے ہوئے، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابوں کے مضامین متعدّد مقامات پر تحریر فرمائے، اور آپ کو "شیخ اکبر" کے لقب سے یاد کیا ہے۔ ان خطوط کو شیخ محمد حسین الہ آبادی کی سوانح حیات "شہیدِ عشق شاہ محمد حسین الہ آبادی" میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے[۳]۔

(۳۹) تاجدارِ گولڑہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" اور "ملفوظاتِ مہریّہ" میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فلسفہ ونظریات کا دِفاع اور تشریح جابجا نظر آتی ہے۔ "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" کے آخر میں آپ نے "فتوحاتِ مکّیہ" سے ماخوذ، ایک سو ستانوے ۱۹۷ احادیث ذکر فرمائی ہیں، ان احادیث کا مضمون

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ سَنوسی مشایخ" "شیخ سیّد محمد بن علی سَنوسی، ص۵۶۔

(۲) "أشرف الأماني بترجمة الشيخ سيّدي محمد الكتّاني" الوصل ۱ في نسبه من قبل أبيه وأمه ونشأته ومشيخته، صـ۷۷.

(۳) دیکھیے: "شہید عشق شاہ محمد حسین الہ آبادی" ص۵۔

اگرچہ کتب احادیث میں موجود روایات سے تقریبًا مُوافقت رکھتا ہے، لیکن شیخ ابن عربي کو بذریعۂ کشف ان احادیث کے مضمون پر آگاہی ہوئی[۱]۔ سرکار گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حضرت شیخ ابن عربي کا کشف اس قسم کا تھا، کہ جب کسی شخص پر تین ۳ بار نظر ڈالتے، تو اس کا مفصَّل حال، یومِ میثاق سے یومِ حشر تک جان لیا کرتے"[۲]۔

(۴۰) شیخ ابن عربي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے ایک اہم نام شیخ سیّد محمد شہید کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ[۳] کا بھی ہے۔ آپ شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے بھائی، سلسلۂ کتّانیہ احمدیّہ" کے بانی، حجۃ الاسلام، اور شیخ ابن عربي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح اپنے زمانے کے شیخِ اکبر وختمِ اکبر ہیں[۴]۔ حکومتی جبر وستم کے نتیجہ میں، عین جوانی کے عالم میں شہید ہوئے، نہایت کم عمری کے باوجود آپ نے سینکڑوں کتب تالیف کیں، جن میں سے (۱) "اللمحات القُدسية في متعلّقات الرُّوح بالكلّية" (۲) "المواقِف الإلهيّة في التصوّرات المحمديّة" (۳) "حياة الأنبياء"

---

(۱) دیکھیے: "تحقیق الحق فی کلمۃ الحق" احادیث مبارکہ از جلد چہارُم ۴ فتوحاتِ مکیہ، صـ۱۸۲۔

(۲) "ملفوظاتِ مہریّہ" ملفوظ ۳، صـ۹۔

(۳) انظر: "الأعلام" للزِركلي، الكتّاني، ٦/ ٢١٤.

(٤) انظر: "منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني" صـ٥٤.

(٤) "قصائد الكتّاني" (٥) "الكمال المتلألي والاستدلالات العوالي" وغیرہ بطور خاص قابل ذکر ہیں[١]۔

شیخ محمد شہید کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گہری عقیدت، محبت اور لگاؤ رکھتے تھے، ان کی تصنیف "فتوحاتِ مکیہ" سے باقاعدہ ہر ہفتے درس دیا کرتے۔ علاوہ ازیں شیخ محمد شہید کتّانی نے شیخ ابن عربی کی کتاب "فصوص الحکم" پر تعلیقات بھی تحریر فرمائی ہیں[٢]۔

(٤١) شیخ سیّد محمد عبد الحی کتّانی ابن سیّد عبد الکبیر کتّانی حسنی رحمۃ اللہ علیہما کا نام، شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والے علمائے دین میں سب سے زیادہ معروف ہے۔ آپ ١٣٠٣ھ میں مُرّاکش کے شہر "فاس" میں پیدا ہوئے[٣]، یہیں پرورش پائی، اور علم وادب کے زینے بھی اسی شہر میں طے کیے۔ اپنے خاندان اور "فاس" شہر کے نامور علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اکتسابِ فیض کیا، اور علومِ قرآن وتفسیر، صحاح ستّہ، کتبِ سنن، علمِ فقہ، علمِ تصوّف، تاریخ، علم الانساب، علمِ فلسفہ، علم الکلام اور علم

---

(١) انظر: "أشرف الأماني بترجمة الشيخ سيّدي محمد الكتّاني" صـ٢٨٧، ٢٩٣.

(٢) انظر: "الأعلام" للزركلي، الكتّاني، ٦/ ٢١٤.

(٣) "الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام" محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتّاني، صـ١٣٤.

الاَخلاق وغیرہ کی تعلیم حاصل کی(۱)۔ علمِ حدیث اور اسماء الرِجال سے خاص شغَف ہونے کے باعث، آپ نے دنیا کے دُور دراز مقامات کا سفر کیا، آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدِّث، مُسنَد، فقیہ، مؤرِخ، مُصنِّف، شاعر، صُوفی اور اصلاحِ مُعاشرہ کے داعی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے "سلسلۂ کتّانیہ" کے ذریعے ہزاروں لوگوں کے قُلوب واَذہان کو تطہیر بخشی، آپ کے مریدین اور عقید تمندوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

آپ کو تفسیر وحدیث، فقہ واصولِ فقہ، تصوّف، تاریخ اور لُغت وبیان پر مکمل عبور حاصل تھا، مختلف علوم وفنون پر مشتمل آپ کی سینکڑوں تصانیف اس بات پر شاہدعدل ہیں۔ آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ لگانے کے لیے اتنا کافی ہے، کہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے عظیم اکابرِ امّت نے، آپ کو اجازت دیتے ہوئے "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" میں آپ کو: "المحدِّث الفاضل، العالم الكامل، السيِّد النسيب، الحسيب الأريب، مجمع الفضائل، مَنبع الفواضل، مولانا السيِّد عبد الحيّ ابن السيِّد الكبير الشّريف عبد الكبير الكتّاني الفاسي، محدِّث الغرب، بل محدِّث العجم والغرب"(۲) جیسے اَلقاب سے نوازا۔

---

(۱) "فهرس الفهارس" مقدّمة الكتاب، ۱/ ۳-۵ ملخّصاً.

(۲) انظر: "رسائل عربية من الفتاوى الرضوية" الرسالة: "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" صـ۱۰۸.

مُسند الزماں شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی، کہ آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے، وہاں کی لائبریریوں کا دَورہ ضرور فرماتے، اور وہاں سے نادِر و نایاب کتب جمع فرماتے تھے۔ اسی طرح اہم کتب کو ان کے مصنّفین یا متعلقین کے مزار شریف پر حاضر ہو کر پڑھنا بھی آپ کو بے حد پسند تھا، اس شَوق کی تکمیل کے لیے آپ نے متعدّد ممالک کے سفر بھی کیے۔ "شمائل ترمذی" میں مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شمائل وخصائص کا بیان ہونے کی وجہ سے، حرم مدینہ منوّرہ میں حاضر ہو کر پڑھنے کی سعات حاصل کی، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "الموَطّا" پڑھنے کے لیے جنّت البقیع میں ان کی قبر شریف پر حاضر ہوئے، اسی طرح شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی "فتوحاتِ مکیہ" پڑھنے کے لیے شیخ کتّانی سفر کی صُعوبتیں برداشت کرتے ہوئے دِمشق پہنچے، اور شیخ ابن عربی کے مزار شریف پر حاضر ہو کر "فتوحاتِ مکیہ" کی تلاوت کی۔

شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اتنا طویل سفر اختیار فرما کر دِمشق جانا، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہونا، اور ان کی مشہورِ زمانہ کتاب "فتوحاتِ مکّیہ" کی تلاوت کرنا، یہ سب شیخ عبد الحی کتّانی کی، شیخ اکبر سے عقیدت و محبت کا بیّن ثبوت ہے۔

(۴۲) عبد الحق حقّانی (صاحبِ تفسیر حقّانی) فرشتوں کے وجود سے متعلق، شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدے کا دِفاع اور وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حاشا وکلّا! کسی اکابر اہلِ اسلام کا ایسا عقیدہ نہیں، نہ حضرت شیخ محی الدین نے یہ مسلک اختیار کیا، اور نہ کسی اَور نے! حضرت شیخ ابن عربی نے

"فصوص الحکم" اور دیگر تصانیف میں، ملائکہ کا وہی وجود تسلیم کیا ہے، جس طرح جُمہور اہلِ اسلام نے تسلیم کیا، بالفعل میرے سامنے حضرت شیخ کی تصنیف "فتوحاتِ مکیہ" رکھی ہے، اس میں بے شمار مَواقع میں (ملائکہ سے متعلق) حضرت شیخ ابن عربی نے ہمارے مُوافق ہی بیان فرمایا ہے"[1]۔

(۴۳) ڈاکٹر غلام جیلانی برق، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین میں سے نہیں ہیں، اس کے باوجود انہوں نے اپنی کتاب "فلسفیانِ اسلام" میں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کیا ہے، لیکن ان پر کسی قسم کی کوئی تنقید نہیں کی، بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو "محی الدین" جیسے لقب سے یاد کیا ہے[2]۔

(۴۴) محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے شیخ ریاض مالح دِمشقی کا نام بھی بڑی اَہمیت کا حامل ہے۔ آپ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کس قدر عقیدت و محبت رکھتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ آپ نے شیخ ابن عربی پر باقاعدہ ایک کتاب تحریر فرمائی، جس میں شیخ ابن عربی کے لیے "شیخ اکبر"، "محی الدین"، "سلطان العارفین"، "امام المحققین" اور "بقیۃ المجتہدین" جیسے اَلقاب ذکر کیے[3]۔

---

(۱) "تفسیر حقّانی" "مقدّمہ"، ۱/۴۹۔

(۲) "فلسفیانِ اسلام" صـ۳۷۔

(۳) انظر: "الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي سلطان العارفين، وإمام المجتهدين وبقية المجتهدين" صـ۱.

(۴۵) شیخ عبد الرحمن بدَوی مصر کے فلسفیٔ اعظم اور مؤرِّخ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دمیاط (مصر) کے نزدیک ایک گاؤں میں ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کو عربی کے علاوہ انگریزی، فرنچ، ہسپانوی اور یونانی زبانوں میں بھی مہارت حاصل تھی۔ آپ نے فلسفہ میں پی ایچ ڈی (PHD) کی، قاہرہ (مصر) کی "جامعۃ الفؤاد" (Al-Fouad University) اور "جامعۃ العین" (Al Ain University) کے علاوہ، یورپ کی متعدّد یونیورسٹیز میں بھی تعلیمی خدمات انجام دیں۔ آپ کی متعدّد تصانیف ہیں[1]، ان میں سے شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حیات اور مذہب سے متعلق ایک مستقل کتاب "ابن عربي حياته ومذهبه" بھی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی کتاب میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ذکر بڑے اچھے اور محبت بھرے انداز میں فرمایا ہے۔ آپ شیخ ابن عربی کے تعارُفی کلمات میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ابوبکر محمد بن علی، حاتم طائی کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، اور ابن عربی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کے اَلقاب میں "محی الدین"، "شیخ اکبر"، اور "ابن اَفلاطون" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ ایک نہایت شریف، متقی و پرہیزگار اور امیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے"[2]۔

---

(۱) ماہنامہ "ضیائے حرم" مئی ۲۰۲۱ء، قرآن کریم کی اوّلین فہرست، ص۱۴۔

(۲) انظر: "ابن عربي حياتُه ومذهبُه" للبدَوي، القسم ۱ حياة ابن عربي، صـ٦.

(٤٦) شیخ عبد الحفیظ فرغلی کا شمار شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت و محبت رکھنے والے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے شیخ ابن عربی کی شخصیت پر باقاعدہ ایک کتاب "الشيخ الأكبر محي الدين بن العربي سلطان العارفين" تحریر فرمائی، اس کتاب میں آپ شیخ ابن عربی کی پابندئ شریعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندگی بھر شریعت مطہَّرہ کی پابندی اور اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے رہے، آپ کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ شریعتِ مطہَّرہ کی حدود سے تجاوُز حرام اور محرومی کا باعث ہے"[1]۔

(٤٧) شیخ طٰحہ عبد الباقی سرور تحریر فرماتے ہیں کہ "شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسلم صُوفی اور فلاسفر کی بہترین اور کامل مثال ہیں۔ انہوں نے عصری علوم میں نہ صرف معرفت حاصل کی، بلکہ آپ نے اُفُق کی ان بلندیوں کو بھی چُھوا، جہاں پہنچنے کے لیے انسانیت اب بھی سر توڑ کوشش کر رہی ہے"[2]۔

(٤٨) ڈاکٹر سعاد حکیم، شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت و فکر پر لکھی گئی، کلود عدّاس (Claude Addas) کی کتاب "ابن عربي سيرتُه وفكرُه" کے مقدّمہ میں لکھتی ہیں، کہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات پر لکھی گئی یہ کتاب اس بات پر دلالت

---

(١) "الشيخ الأكبر محي الدين ابن العربي سلطان العارفين" للفرغلي، تمسُّكه بالشرع، صـ١٠٤ ملخصاً.

(٢) انظر: "محي الدين ابن عربي" لطحه عبد الباقي سرور، الشيخ الأكبر، صـ١٨٦ مختصراً.

کرتی ہے، کہ شیخ محی الدین ابن عربی نے دو ۲ چیزوں کے لیے ہمیشہ اپنے نفس کی مُخالفت کی، اور پھر عمر بھر اس پر قائم رہے، وہ دو ۲ چیزیں آپ کا زُہد و فقر ہے"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت کی طرف سے شیخِ اکبر کا دِفاع

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے علم وفضل، زُہد وتقوی اور کشف وکرامات کے اعتبار سے، کتنی عظیم اور جلیل القدر ہستی ہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ شیخ ابن عربی کے بعد آج تک "شیخ اکبر" کا لقب کسی بزرگ کو نہیں ملا، لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض غیر مسلموں نے آپ کی کتب (جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے) میں غیر شرعی باتیں داخل کر کے شائع کیں، اور انہیں علماء وعوام میں عام کیا۔ حقیقتِ حال سے ناوقف علماء میں سے بعض نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب، ان عبارتوں پر گرفت بھی فرمائی، لیکن بعد ازاں تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی، کہ ان غیر شرعی باتوں سے حضرت شیخِ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقائد ونظریات کا کوئی تعلق نہیں۔

اسلام دشمن سازشیں

معروف بزرگانِ دین کی کتابوں میں خِیانت کرتے ہوئے، غیر شرعی باتوں اور باطل عقائد شامل کیے جانے کا عمل، کوئی نئی بات نہیں، عموماً اسلام مخالف قوّتوں کی طرف

---

(١) انظر: "ابن عربي سيرتُه وفكرُه" تقديم، صـ١٠ ملخصاً.

سے کیا جانے والا یہ مذموم عمل، اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دُور کرنے کی سازش ہوتی ہے، جس کے پسِ پردہ مقاصد کو سمجھنا بحیثیت مسلمان ہمارے لیے انتہائی ضروری ہے!۔

موجودہ دَور میں حق وباطل کا فرق جاننے کے لیے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہتر کوئی پیمانہ نہیں، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں، امامِ اہلِ سنّت نے "فتاوی رضویہ شریف" میں متعدّد مقامات پر کلام فرماتے ہوئے، نہ صرف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دِفاع کیا، بلکہ آپ کے لیے امام المُکاشفین، امام الطریقۃ، بحر الحقیقۃ، خاتم الوِلایۃ المحمدیّۃ، بحر الحقائق ولسان القوم، امامِ اَجلّ اور سیّدُنا جیسے اَلقاب ذکر فرما کر، آپ کے مقام ومرتبہ کو بھی واضح کیا[1]۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب بعض مُلحِدانہ کلمات کے بارے میں، ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ کلماتِ اِلحاد ہیں، اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جو ملعون حکایت نقل کی ہے، محض کِذب واِفتراء وساختۂ ابلیسِ لعین ہے"[2]۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتابوں میں کی جانے والی تحریفات اور ردوبدل کے بارے میں، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ "حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں تو اِلحاقات (بیرونی مداخلت وخِیانت) کا شمار نہیں، جن کا شافی

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، ۱۲۸/۲۲۔

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب السیر، ۲۵۴/۱۱۔

بیان امام عبد الوہّاب شَعرانی نے کتاب "الیواقیت والجواہر" میں فرمایا، اور (انہوں نے مزید یہ بھی) فرمایا کہ "خود میری زندگی میں میری کتاب میں، حاسدوں نے اِلحاقات کیے۔ اسی طرح حضرت حکیم سنائی وحضرت خواجہ حافظ وغیرہما اکابر کے کلام میں اِلحاقات ہونا، شاہ عبدالعزیز صاحب نے "تحفۂ اثناء عشریہ" میں بیان فرمایا۔ کسی الماری میں کوئی قلمی کتاب ملے، اس میں کچھ عبارت ملنی دلیل شرعی نہیں؛ کہ بے کم وبیش مصنّف کی ہے، پھر اس قلمی نسخہ سے چھاپا کریں تو مطبوعہ نسخوں کی کثرت کثرت نہ ہوگی، اور ان کی اصل وہی مجہول قلمی (نسخہ) ہے، جیسے "فُتوحاتِ مکیہ" کے مطبوعہ نسخے"[۱]۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر فرمایا: "بہت اکابر کی کتابوں میں اِلحاقات ہیں، خصوصًا حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کلام میں تو اِلحاقات کی گنتی نہیں! کھلے ہوئے صریح کفر بھر دیے ہیں، "در مختار" میں ہے : "ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدّس سرّہ پر یہ عبارتیں بعض یہودیوں نے گھڑ دی ہیں[۲]"[۳]۔

عرب وعجم میں شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت پر ہونے والا تحریری کام

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمی ورُوحانی اعتبار سے، ایک قدآور شخصیت کے مالک ہیں، آپ عرب وعجم میں یکساں مقبول ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایشیا سے لے کر

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب السیر، رَدّ ومُناظرہ، ۱۱/۳۰۰۔

(٢) "الدر المختار" كتاب الجهاد، باب المرتد، ٤/ ٢٣٨.

(۳) "فتاوی رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرہ، رسالہ "حجب العوار عن مخدوم بہار" ۲۱/۵۸۱-۵۸۲۔

یورپ تک شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چاہنے والے خوش عقیدہ مسلمان ہر جگہ موجود ہیں۔ آپ سے عقیدت رکھنے والوں میں صرف عوام ہی نہیں، بلکہ علماء، خواص، صوفیۂ کرام اور محققین کی بھی ایک بڑی تعداد ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں شیخ محی الدین ابن عربی کے اَحوال وآثار پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، اور فرنچ زبانوں میں بھرپور تحقیق جارہی ہے۔ آپ کی شخصیت اور فلسفہ ونظریات سے متعلق عرب اور یورپین یونیورسٹیز (Universities) میں پی ایچ ڈی (PHD) اور ایم فل (M.Phil) لیول کے مقالات لکھے جارہے ہیں، جن موضوعات پر اب تک ڈگریاں ایوارڈ ہوچکی ہیں، ان میں سے چند ایک کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "ابن عربي شاعراً" ڈاکٹر عبد المنعم عزیز جَبوری، بغداد یونیورسٹی، عراق، (۲) "أدب المعراج عند ابن عربي" مہا فاروق ھنداوی، بغداد یونیورسٹی، عراق، (۳) "مؤلَّفات ابن عربي تاريخها وتصنيفها" ڈاکٹر عثمان یحیی، سوربون یونیورسٹی، پیرس، (۴) "تأويل الشعر عند محي الدين ابن عربي" ڈاکٹر محمد علی سلامہ، قاہرہ یونیورسٹی، مصر، (۵) "تأويل القرآن عند محي الدين بن عربي" ڈاکٹر نصر حامد ابوزَید[1]۔ (٦) "تأويل النصّ القرآني عند ابن عربي من خلال تفسيره" احمد بن بلہ، وہران یونیورسٹی، الجزائر، (۷) "ابن عربی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نظریۂ

---

(۱) انظر: "معجم العلماء والمشاهير" لعبد الله محمد حبشي، ص۶۱۹ - ۶۲۱.

وَحدت الوُجود کی اِشاعت میں مشایخ چشت کا کردار" شبیر احمد جامی، منہاج یونیورسٹی، لاہور، پاکستان، (۸) ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریۂ وَحدت الوُجود اور پیر مہر علی شاہ" شبیر احمد جامی، منہاج یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

علاوہ ازیں شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت پر تحقیق، اور آپ کی کتب کی اِشاعت کے سلسلہ میں برطانیہ، شام اور پاکستان میں مستقل طور پر ادارے اور فاؤنڈیشنز (Foundations) کام کر رہی ہیں، عالمِ اسلام کی مشہور یونیورسٹی "جامعۃ الاَزہر" کے صدر (شیخ الاَزہر) جناب ڈاکٹر شیخ احمد طیّب کا شمار بھی شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کو سمجھنے والے خاص ماہرین میں ہوتا ہے۔ آپ شیخ ابن عربی سے متعلق کئی کتب ترجمہ و تصنیف فرما چکے ہیں، ڈاکٹر عثمان یحیی کے فرنچ زبان میں پی ایچ ڈی (PHD) مقالے کا عربی زبان میں ترجمہ بھی آپ ہی نے کیا ہے۔

اسی طرح مُرّاکش سے تعلق رکھنے والے معروف محقق، جناب شیخ طیّب بیتی علوی بھی، کلامِ ابن عربی کے اہم ماہرین میں سے ایک ہیں۔

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالاتِ زندگی، خدمات اور فلسفہ و نظریات سے متعلق لکھی گئی، سینکڑوں عربی، اردو کتب اور تراجم و شُروحات میں سے، چند ایک کے نام حسبِ ذیل ہیں:

عربی کتب:

(١) "الدر الثمين في مناقب الشيخ محي الدين" لعلي بن إبراهيم البغدادي، (٢) "شرح فصوص الحِكَم" للسيّد علي هَمَداني، (٣) "الاغتباط بمعالجة الخياط" للإمام مجد الدّين الفيروزآبادي، (٤) "رسالة في الردّ على المعترضين على الشيخ ابن عربي" للإمام مجد الدّين الفيروزآبادي، (٥) "خصوص النّعَم في شرح فصوص الحِكَم" للشيخ علاء الدين علي بن أحمد المهائمي، (٦) "شرح شرح فصوص الحِكَم للقونوي" لملّا علي المهائمي، (٧) "نفحات الأُنس" لأبي البركات عبد الرّحمن الجامي، (٨) "تَنبِئَة الغَبي بتبرئة ابن عربي" للإمام جلال الدين السُيوطي، (٩) "عين الحياة في معرفة الذات والأفعال والصفات" لأبي الفتح محمد بن مظفر الدين المكّي، (١٠) "مناقب ابن عربي" لابن ميمون المغربي، (١١) "تسفية الغبي في تكفير ابن عربي" لإبراهيم بن محمد الحلَبي، (١٢) "اليواقيت والجواهر" للإمام عبد الوهّاب الشَّعراني، (١٣) "الكبريت الأحمر" للشَّعراني، (١٤) "القول المبين في الردّ عن الشيخ محي الدين" للشَّعراني، (١٥) "شرح فصوص الحِكَم" للشيخ محب الله اله آبادي، (١٦) "شذرة من ذهب في ترجمة سيّد

طي العرب" للشيخ رضي الدين بن عبد الرحمن بن أحمد ابن حجر الهيثمي، (١٧) "مناقب الشيخ محي الدين" للإمام عبد الرّؤوف المُناوي، (١٨) "السِّر المُختَبي في ضَريح ابنِ عربي" للإمام عبد الغني النابلُسي، (١٩) "الردّ المتين على منتقص الشيخ محي الدين" للنابلُسي، (٢٠) "إيضاح المقصود من معنى وحدة الوجود" للنابلُسي، (٢١) "شرح جواهر النصوص في حلّ كلمات الفصوص" للنابلسي، (٢٢) "شرح الفصوص على وفق النصوص" للشيخ محمد أفضل إله آبادي، (٢٣) "طريق الأمم شرح فصوص الحِكَم لابن عربي" للشيخ نور الدين أحمدآبادي، (٢٤) "شرح حِكَم الشيخ الأكبر" للشيخ ملّا حسن بن موسى الباني القادري، (٢٥) "الانتصار للشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي" للشيخ يوسف ابن الملّا عبد الجليل الخضري الكُردي الموصلي، (٢٦) "الفتح المبين في ردِّ اعتراضِ المعترض على الشيخ محي الدين" (الردّ على سعد الدّين التفتازاني) للشيخ عمر بن طحه بن شهاب الدّين العطّار الدِّمشقي، (٢٧) "الفتح المبين في ردِّ اعتراض المعترض على الشيخ محي الدين" (الردّ على الملّا علي

القاري) للشيخ عمر بن طحه بن شهاب الدين العطّار الدِّمشقي، (٢٨) "كتاب البرهان الأزهَر في مناقب الشيخ الأكبر" للشيخ محمد رجب الحلمي ابن الفاضل المبرور أحمد حمدي القادري، (٢٩) "الشيخ الأكبر محي الدين بن العربي سلطان العارفين" لعبد الحفيظ فرغلي على القرني، (٣٠) "الكتاب التذكاري محي الدين بن عربي" للدكتور إبراهيم بيُومي مدكور، (٣١) "مؤلَّفات ابن عربي تاريخُها وتصنيفُها" للدكتور عثمان يحيى، (٣٢) "ابن عربي حياتُه مذهبُه" عبد الرحمن بدَوي، (٣٣) "محي الدين ابن عربي" طحه عبد الباقي سرور، (٣٤) "محي الدين ابن عربي حياتُه مذهبُه زُهده" للدكتور فاروق عبد المعطي، (٣٥) "ترجمة الشيخ الأكبر" للشيخ محمد بن جعفر بن إدريس الكتّاني، (٣٦) "مسألة وحدة الوجود" للشيخ محمد بن جعفر بن إدريس الكتّاني، (٣٧) "مَطلع الجود بتحقيق التنزيه في وحدة الوجود" لبرهان الدين إبراهيم بن حَسَن الكوراني، (٣٨) "تنبيه العقول على تنزيه الصوفية عن اعتقاد التجسيم والعَينية والاتحاد والحلول" لبرهان الدين إبراهيم بن حَسَن الكوراني، (٣٩) "المسلك الجلي في حكم شَطح الولي" لبرهان

الدين إبراهيم بن حَسَن الكوراني، (٤٠) "إتحاف الذكي بشرح التحفة المرسَلة إلى النّبي" لبرهان الدين إبراهيم بن حَسَن الكوراني، (٤١) "المورد العذب لذوِي الورود فى كشف معنى وحدة الوجود" لمصطفى بن كمال البكري، (٤٢)"النُّور الأبهَر في الدِّفاع عن الشيخ الأكبر" للشيخ أحمد فريد المزيدي، (٤٣) "الشيخ الأكبر محي الدين بن عربي سلطان العارفين وإمام المجتهدين وبقية المجتهدين" للشيخ رياض مالِح الدِمشقي، (٤٤) "ابن عربي سيرته وفكره" لكلود عدّاس، (٤٥) "نفحة الجُود في وحدة الوجود" لعطاء الله بن أحمد بن عطاء الله الأزهري، (٤٦) "فيض الحقّ الوَدود ببيان عقائد الخلق في وحدة الوجود" لشاهْ يوسف القادري النقشبندي، (٤٧) "تأييد مذهب الصوفية بالردّ علي الوهابية" لمصطفى بن أحمد بن حسن الشطّي الحنبلي، (٤٨) "شرح مشهد نور الوجود للشيخ الأكبر" للستّ عجم بنت النفيس البغداديّة، (٤٩) "محي الدين بن عربي الشخصيّة البارزة في العرفان الإسلامي" للدكتور محسن جهانگيري، (٥٠) "ابن عربي" لسميع عاطف الزين، (٥١) "ابن عربي شاعراً" لعبد المنعم عزيز الجبوري،

(٥٢) "ابن عربي وتفسير القرآن" لمحمد حسين الذَهبي، (٥٣) "ابن عربي وروح القُدس" لحامد طاهر، (٥٤) "ابن عربي ومَولد لغة جديدة" لسعاد الحكيم، (٥٥) "أدب المعراج عند ابن عربي" لمها فاروق عبد القادر، (٥٦) "تأويل الشعر عند محي الدين ابن عربي" لمحمد علي سلامة، (٥٧) "تأويل القرآن عند محي الدين ابن عربي" لنصر حامد أبو زَيد، (٥٨) "الجانب الغربي في حلّ مشكلات الشيخ ابن عربي" لمحمد بن محمد عبد الله، (٥٩) "الحبّ الإلهي في شعر محي الدين بن عربي" لعبد الفتّاح السيّد محمد الدمامي، (٦٠) "حقيقة العبادة عند محي الدين ابن عربي" لكرم أمين أبو كرم، (٦١) "الخيال في مذهب محي الدين بن عربي" لمحمود قاسم، (٦٢) "الروحيّة عند محي الدين ابن عربي" لعلي عبد الجليل راضي، (٦٣) "الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي" لمحمود محمود الغراب، (٦٤) "الصلة بين الفلسفة والتصوّف عند ابن عربي" لمحمد عبد التوّاب يوسف، (٦٥) "الطالع الأنوَر لنصرة الأستاذ الشيخ الأكبر" للسمين، (٦٦) "الفقه عند الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي" لمحمود محمود الغراب، (٦٧) "إرشاد ذوي العقول إلى براءة الصوفية من

الاتحاد والحلول" للشيخ أحمد فريد المزيدي، (٦٨) "الفناء والحبّ الإلهي عند ابن عربي" لأحمد محمود الجزّار، (٦٩) "قرة عين أهل الحظّ الأوفَر في ترجمة الشيخ محي الدين الأكبر" لحامد العماد، (٧٠) "محي الدين ابن عربي" لعبد العزيز سيّد الأهل، (٧١) "محي الدين ابن عربي من شعره" لعبد العزيز سيّد الأهل"، (٧٢) "مدرسة ابن عربي الصوفيّة ومذهبه في الوحدة" لمحمد المدلوني الإدريسي، (٧٣) "المعراج الأزهر في أحوال الشيخ الأكبر" لحسن بن مصطفى، (٧٤) "التأويل المحكَم في شرح فصوص الحِكَم" لحكيم السيّد محمد أحسن بن كرامت علي أمروهي سنبهلي، (٧٥) "مَواطن التنزيل" لعبد الغني پهلواري.

اردو کتب، تراجم اور شُروح:

(۱) "فُصوص الحِکَم" اردو، مترجم: مولانا برکت علی فرنگی محلّی، (۲) "فُصوص الحِکَم" اردو، مترجم: مولانا عبد الغفور اُویسی، (۳) "فصوص الحکم" اردو، مترجم: مولانا مبارک علی لکھنوی، (۴) "اَسرار القِدم مِن فصوص الحکم" مترجم وشارح: مولانا عطاء محمد، (۵) "شرح فُصوص الحکم" اردو، مترجم وشارح: بحر العلوم عبد العلی، (۶) "شرح فصوص الحکم" اردو، مترجم وشارح: مولانا محمد حسین کلیم دہلوی، (۷) "شرح فصوص الحکم" اردو، مترجم وشارح: مولانا یاوَر حسین، (۸) "کنوز الاَسرار القِدم شرح فصوص

الحکم" اردو، مترجم وشارح: محمد مبارک علی شاہ، (۹) "اِفادات ابن عربی" محب اللہ اِلہ آبادی، مترجمین: مولانا شاہ غلام مصطفی مہرونڈوی، مولانا شاہ محمد باقر اِلہ آبادی، (۱۰) "تنبیہات وتشریحات" مترجم وشارح: ذہین شاہ تاجی، (۱۱) "فتوحاتِ مکیہ" ابن عربی، مترجم: پیر سیّد محمد فاروق قادری، (۱۲) "فُصوص الحکم" ابن عربی، مترجم: مولانا عبد القدیر صدیقی، (۱۳) "مناقب ابن عربی" (ترجمہ: "الدُّر الثَّمين في مَناقب الشيخ محي الدين") مترجم: ڈاکٹر سلمہ فردوس، (۱۴) "رسائلِ ابن عربی" مترجم: ابرار احمد شاہی، (۱۵) "اَسمائے اِلٰہیّہ کے اَسرار ومَعانی (ترجمہ: "كشف المعنى عن سرِّ أسماءِ الله الحُسنى") مترجم: ابرار احمد شاہی، (۱۶) "اِصلاحِ نفس کا آئینۂ حق" (ترجمہ: "رُوح القُدُس في مُناصَحَة القُدس") مترجم: ابرار احمد شاہی، (۱۷) "روحانی اَسفار اور ان کے ثمرات" (ترجمہ: "الإسفار عن نتائج الأسفار") مترجم: ابرار احمد شاہی، (۱۸) "محی الدین ابن عربی حیات وآثار" (فارسی) ڈاکٹر محسن جہانگیری، اردو مترجم: احمد جاوید، ڈاکٹر سہیل عمر، (۱۹) "شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی" محمد شفیع بلوچ، (۲۰) "شیخ ابن عربی کا تصوُر نبوّت اور عقیدۂ ختم نبوّت" ڈاکٹر محمد زاہد صدیق مغل /ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی۔

اہلِ علم حضرات سے خصوصی گذارش

برّ اعظم ایشیا سے یورپ تک شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف پر ہونے والے، تحریری و تحقیقی کام سے متعلق، اصل اَعداد و شمار کو آج تک جمع نہیں کیا جاسکا، ہم نے اپنی محدود معلومات کی روشنی میں، یہاں صرف چند کتب کا ذکر کیا ہے، حالانکہ صحیح تعداد سینکڑوں میں ہے، لہذا شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کے اس پہلو پر کام کی ضرورت ہے، علم و تحقیق کی جستجو رکھنے والے احباب، اس اعتبار سے پائی جانے والی تشنگی کو دُور کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اس بارے میں مزید آگاہی کے لیے شیخ عبداللہ محمد حبشی کی کتاب "معجم العلماء والمشاهير"، ڈاکٹر عثمان یحیی کی کتاب "مؤلَّفات ابن عربي تاريخُها وتصنيفُها" اور جناب مولانا شفیع محمد بلوچ صاحب کی کتاب "شیخ اکبر محی الدین ابن عربی" کا مطالعہ کافی مفید رہے گا۔

وصال شریف

شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی وفات سے اٹھارہ ۱۸ سال قبل، حاکمِ وقت "الملِک العادِل" کی دعوت پر دِمشق کو اپنا وطن بنالیا، جہاں آپ اپنی آخری عمر تک عبادت، ریاضت، مجاہدات اور تحریر و تصنیف میں مشغول رہے۔ صوفیہ کے امام اور تصوُّف و عرفان کے سورج، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ۲۲ ربیع

الثانی ۶۳۸ھ /۱۲۴۰ء کو ہوا۔ آپ کو دِمشق میں جبلِ قاسیون (صالحیہ) پر قاضی محی الدین ابن زَکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں دفن کیا گیا[1]۔

حرفِ اخیر

شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی جامع، اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ شخصیات کا وجود، اللہ رب العالمین کی بڑی نشانیوں اور نعمتوں میں سے ایک ہے، ایسے بزرگانِ دین کی زندگی کا ہر ہر گوشہ نہایت اہمیت کا حامل ہے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیاتِ مبارکہ اور ان کی دینی ورُوحانی خدمات پر، پی۔ایچ۔ڈی (P.H.D)، اور ایم فِل (M.Phil) سطح کے مستقل مقالات (Thesis) اور مضامین لکھے جائیں، ان کی کتب ورسائل کے قلمی نسخے تلاش کر کے، انہیں عصری تقاضوں کے مطابق شائع کیا جائے، ان کی کتب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے اِشاعت کا اہتمام کیا جائے؛ تاکہ معاشرہ ان بزرگوں کی تعلیمات سے خوب مستفید ہو، نیز حضرت کی کتب میں غیر مسلموں کی طرف سے کیے گئے اِلحاقات کے باعث، ان کے بارے میں پھیلی غلط فہمیوں کا اِزالہ ہو سکے!۔

---

(۱) "النور الأبهَر" ص۲۶-۲۸. و "خزینۃ الاَصفیاء" شیخ محی الدین ابن عربی، ۱/۱۸۶-۱۸۷۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت تمام بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ان کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ وسعادت عطا فرما، ان حضرات کی برکت سے، ہمیں ظاہری وباطنی طہارت وپاکیزگی سے آراستہ فرما، علماء ومشائخ کے ادب واحترام کی توفیق عطا فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

سندنا المسلسل إلى سيّدي الشيخ الأكبر رحمه الله تعالى

من العبد الفقير محمد أسلم رضا المَيمني، عن سيِّدي الشيخ عبد الرّحمن بن عبد الحي بن عبد الكبير الكتّاني، عن شيخ الإسلام والمسلمين، إمام أهل السنّة والجماعة، الشيخ أحمد رضا خانْ القادري، عن السيِّد الشيخ الشاهْ آل الرّسول المارَهْرَوي، عن الشاهْ عبد العزيز المحدِّث الدهلوي، عن والده الشاهْ ولي الله المحدِّث الدهلوي، عن الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم بن حسن الكوراني المدني، عن والده الشيخ الإمام إبراهيم بن حسن بن شهاب الدّين الكوراني، عن الشيخ الإمام صفي الدّين أحمد بن محمد القشاشي، عن الإمام زين العابدين بن عبد القادر الطَبَري المكّي، عن والده عبد القادر بن محمد الطَبَري المكّي، عن جدِّه يحيى بن مكرم الطَبَري المكّي، عن الحافظ عبد العزيز بن الحافظ عمر بن الحافظ تقي الدّين محمد بن فهد المكّي، عن والده النجم عمر بن فهد المكّي، عن الجمال محمد بن إبراهيم بن أحمد المرشدي المكّي، عن الشيخ أبي محمد عبد الله بن محمد بن محمد بن سليمان النشاوري المكّي، عن الإمام أبي أحمد رضي الدِّين إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الطَبَري المكّي،

عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي، المتوفَّى سنة ثمان وثلاثين وستّمئة ٦٣٨ھ، بإجازته العامّة.
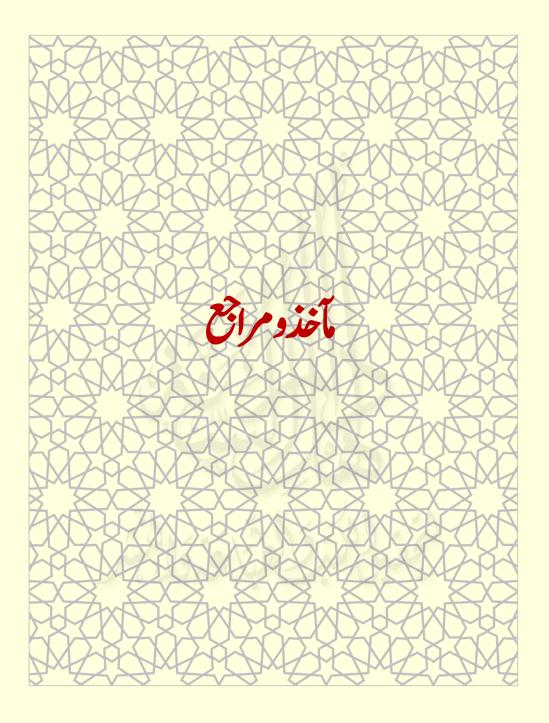
مآخذ و مراجع

ماٰخِذومَراجع

– القرآن الكريم، كلام باري تعالى.

– ابن عربي حياتُه ومذهبُه، عبد الرحمن البداوي، القاهرة: مكتبة الأنجلو المصريّة ١٩٦٥م.

– ابن عربي سيرتُه وفكرُه، كلود عدّاس، تقديم: د. سعاد الحكيم، بيروت: دار المدار الإسلامي ٢٠١٤ م، ط١.

– إتحاف المطالع بوَفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع، عبد السّلام بن عبد القادر بن سودة، تحقيق: محمد مجي، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٥٤٧ ﻫ، ١٩٤٧م.

– إثمد العين ببيان نبوّة الخضر واسم ذي القرنَين، السيّد عبد الله بن صديق الغُماري (ت١٤١٢ﻫ)، تحقيق عبد الله حلمي حسن الشريف.

–اردودائرہ معارفِ اسلامیہ، لاہور: دانش گاہ پنجاب ۱۳۹۶ھ، ط۱۔

– الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة، حجة الإسلام الشيخ محمد حامد رضا خانْ الهندي (ت١٣٦٢ﻫ)، تحقيق د. المفتي محمد أسلم رضا الميمني، كراتشي: دار أهل السنّة ١٤٣٩ﻫ، ط١.

– أشرف الأماني بترجمة الشيخ سيّدي محمد الكتّاني، محمد باقر بن محمد بن عبد الكبير الكتّاني (ت١٣٨٤ﻫ)، تحقيق نور الهُدى بن عبد الرّحمن الكتّاني، بيروت: دار ابن حَزم ١٤٢٦ﻫ، ط١.

- الأعلام، الزِركلي (ت١٣٩٦هـ)، بيروت: دار العلم للملايين ٢٠٠٢م، ط١.
- الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام، محمد بن عبد الله الرشيد، بيروت: دار ابن حَزْم ١٤٢٢هـ، ط١.
- الاغتباط بمُعالجة الخياط" مجد الدّين فيروزآبادي (ت٨١٧هـ)، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧هـ، ط١.
- الأمم لإيقاظ الهِمم، برهان الدين إبراهيم بن حَسَن الكوراني، حيدرآباد الدكن: دائرة المعارف النظامية ١٣٢٨هـ، ط١.
- الانتصار للشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي، يوسف بن عبد الجليل المُوصلي (ت١٢٤١هـ)، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧هـ، ط١.
- *اَنفاس العارفین، شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی (ت١١٧٦ھ)، مترجم: سیّد مفتی محمد فاروق قادری، لاہور: فرید بک سٹال ١٤٢٨ھ ط١۔*
- إيمان فرعون، جلال الدّين الدوّاني (ت٩١٨هـ)، تحقيق ابن الخطيب، مصر: المطبعة المصرية ١٣٨٣هـ، ط١.
- بحار الولاية المحمديّة في مناقب أعلام الصوفيّة، د. جودة محمد أبو اليزيد المهدي، القاهرة: دار غريب للنشر والتوزيع ١٤١٨هـ، ط١.
- تاريخ الإسلام، الذَهبي (ت٧٤٨هـ)، تحقيق: د. بشّار عواد معروف، بيروت: دار الغرب الإسلامي ٢٠٠٣م، ط١.
- التدبيرات الإلهيّة في إصلاح المملكة الإنسانيّة، ابن عربي (ت٦٣٨هـ)، تحقيق

د. محمد عبد الحي العدلوني الإدريسي، أردُن: دار الثقافة ١٤٣٧ھ، ط١.

- تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، پیر مہر علی شاہ (ت ۱۳۵٦ھ)، لاہور: پرنٹنگ پروفیشنلز ۱۴۲۵ھ، ط۱۔

- تذکرہ سَنوسی مشائخ، عابد حسین شاہ پیرزادہ، لاہور: دار الاسلام ۱۴۳۸ھ، ط۱۔

- تذکرۂ علمائے ہند، مولوی رحمان علی، مترجم: محمد ایّوب قادری، کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی۔

- ترجمة الشيخ الأكبر، شيخ محمد بن جعفر بن إدريس الكتّاني (ت١٢٧٤ھ)، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧ھ، ط١.

- تفسير ابن عربي، ابن عربي (ت٦٣٨ھ).

- تفسیر حقّانی، محمد عبد الحق حقّانی دہلوی (ت ۱۳۸۹ھ)، کراچی: میر محمد کتب خانہ۔

- تنبئة الغبي بتبرئة ابن عربي، السُيوطي (ت٩١١ھ).

- خزینۃ الاَصفیاء، مفتی غلام سرَور قادری، لاہور: مکتبہ نبویّہ۔

- خصوص النِّعَم في شرح فصوص الحكم، علاء الدّين علي بن أحمد المهائمي (ت٨٣٥ھ)، تحقيق الشيخ أحمد فريد المزيدي، بيروت: دار الكتب العلمية ١٤٢٨ھ، ط١.

- الدر الثمين في مناقب الشيخ محي الدين، علي بن إبراهيم البغدادي (ت٧٨٤ھ)، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧ھ، ط١.

- الدرّ المختار شرح تنوير الأبصار، الحَصكفي (ت١٠٨٨ھ)، بيروت: دار الفكر ١٤١٢ھ، ط١.

- الذخائر الشرقية، كوركيس عواد، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٩٩٩م، ط١.
- الذخائر والأغلاق شرح ترجمان الأشواق، ابن عربي (ت٦٣٨ھ)، بيروت: المطبعة الأنسيّة.
- ذكر من اجتمع بالخضر عليه السلام من الصحابة والعلماء والصالحين، عبد الله حلمي حسن الشريف.
- ردّ المحتار، ابن عابدين (ت١٢٥٢ھ)، بيروت: دار الفكر ١٤١٢ھ، ط٢.
- رسائل عربية من الفتاوى الرضوية، الإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠ھ)، تحقيق د. المفتي محمد أسلم رضا الميمني، كراتشي: دار أهل السنّة ١٤٣٩ھ، ط١.
- السّر المُختَبِي في ضريح ابن عربي، للنابلُسي (ت١١٤٣ھ)، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧ھ، ط١.
- سِير أعلام النُبلاء، الذَهبي (ت٧٤٨ھ)، القاهرة: دار الحديث ١٤٢٧ھ، ط١.
- شہید عشق شاہ محمد حسین الہ آبادی، حکیم محمد فاروقی الہ آبادی، الہ آباد: دائرہ بہادر گنج۔
- شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، شفیع محمد بلوچ، لاہور: مکتبہ جمال ٢٠٠٦ء۔
- الشيخ الأكبر محي الدين بن العربي سلطان العارفين" عبد الحفيظ فرغلي على القرني، مصر: دار الكتاب العربي ١٩٦٨م.
- الشيخ الأكبر محي الدّين بن عربي سلطان العارفين وإمام المجتهدين وبقية المجتهدين، الشيخ رياض مالِح الدِمشقي، أبوظبي: هيئة أبوظبي للثقافة والتراث.

-ضیائے حرم، اسلام آباد: دفتر ماہنامہ ضیائے حرم ۲۰۲۱ء، ط۱۔

- ضیائے حرم، لاہور: دفتر ماہنامہ ضیائے حرم، اگست ۱۹۷۹ء، ط۱۔

- الفتاوى الحديثية، ابن حجر الهيتمي (ت٩٧٤هـ) دار الفكر.

- فتاوی رضویہ، امام احمد رضا (ت ۱۳۴۰ھ)، تحقیق مفتی محمد حنیف خاں رضوی، ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی، کراچي: مکتبہ غوثیہ ۲۰۱۶م ط۱۔

- الفُتوحات المكيّة، ابن عربي (ت٦٣٨هـ)، تحقيق أحمد شمس الدين، بيروت: دار الكتب العلميّة.

- فرّ العَون مِن مُدّعِي إيمانِ فرعون، علي بن سلطان القاري (ت١٣٩٦هـ)، مصر: المطبعة المصرية ١٣٨٣هـ، ط١.

- فلسفیانِ اسلام، ڈاکٹر غلام جیلانی برق (ت ۱۹۸۵م)، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب۔

- فوات الوفيات، محمد بن شاكر الملقَّب بصلاح الدين (ت٧٦٤هـ)، تحقيق إحسان عباس، بيروت: دار صادر ١٩٧٣م، ط ١.

- فهرس الفهارس، السيِّد عبد الحي الكتّاني (ت١٣٨٢هـ)، تحقيق إحسان عباس، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٩٨٢م، ط١.

- كتاب البرهان الأزهَر في مناقب الشيخ الأكبر" الشيخ محمد رجب حلمي، مصر: مطبعة السعادة.

- لسان الميزان، ابن حجر العسقلاني (ت٨٥٢هـ)، تحقيق: دائرة المعارف النظامية، الهند، بيروت: مؤسَّسة الأعلمي للمطبوعات ١٣٩٠هـ، ط٢.

-مجلّة ثقافة الهند، سيّد إحسان الرحمن، الهند: المجلس الهندي للعلاقات

الثقافيّة ٢٠١٥م، ط١.

- مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ، شاہ ولی اللہ انسٹیٹیوٹ، دہلی ۲۰۱۴ء۔

- محي الدين بن عربي الشخصية البارزة في العرفان الإسلامي، د. محسن جهانگيري، تعريب: عبد الرّحمن العلوي، بيروت: دار الهادي ٢٠٠٣م، ط١.

- محي الدين بن عربي، طحه عبد الباقي سرور، القاهرة: مؤسّسة هنداوي للتعليم والثقافة ٢٠١٢م.

- معجم العلماء والمشاهير، عبد الله محمد حبشي، أبوظبي: المجمع الثقافي ١٤٣٠هـ، ط١.

- مکتوبات امام ربّانی، مجدّدِ الف ثانی (ت ۱۰۳۴ھ)، لاہور: شبیر برادرز ۱۴۲۸ھ۔

- ملفوظات مہریّہ، پیر مہر علی شاہ (ت ۱۳۵۶ھ)، لاہور: پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز ۱۹۹۷م۔

- منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني، الشريف محمد حمزة بن محمد علي الكتّاني الحسني.

- نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر، عبد الحي بن فخر الدّين الطالبي (ت١٣٤١هـ)، بيروت: دار ابن حَزم ١٤٢٠هـ، ط١.

- النور الأبهَر في الدفاع عن الشيخ الأكبر، تحقيق أحمد فريد المزيدي، مصر: دار الذِكر للنشر والتوزيع ١٤٢٧هـ، ط١.

- الوافي بالوفيات، صلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (ت٧٦٤هـ)، تحقيق أحمد الأرنؤوط وتركي مصطفى، بيروت: دار إحياء

التراث ١٤٢٠ هـ.

- وفيات الأعيان، ابن خلكان البرمكي الإربلي (ت٦٨١هـ)، تحقيق إحسان عباس، بيروت: دار صادر ١٩٩٠م، ط١.

- اليواقيت والجواهر في بين عقائد الأكابر، الشَّعراني (ت٩٧٣هـ)، بيروت: دار إحياء التراث العربي ١٤٢٠ هـ.

ادارۂ اہلِ سنّت کی مطبوعات

١. شرح عقود رسم المفتي: للإمام ابن عابدين الشّامي (ت١٢٥٢هـ)، محقَّقة.

٢. أجلى الإعلام أنّ الفتوى مطلقاً على قول الإمام: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة.

٣. الفضل الموهبي في معنى إذا صحّ الحديث فهو مذهبي: له (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة.

٤. جدّ الممتار على ردّ المحتار: له (ت١٣٤٠هـ) (سبع مجلّدات) محقَّقة.

٥. حياة الإمام أحمد رضا: د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، رسالة مختصرة في سيرة الإمام من حيث صلته مع العلماء العرب، محقَّقة.

٦. تحسين الوصول إلى مصطلح حديث الرّسول ﷺ: له، محقَّقة (بالأورديّة).

٧. تحسين الوصول إلى مصطلح حديث الرّسول ﷺ: له، (بالعربية) طبعت محقَّقة.

٨. إقامة القيامة على طاعِن القيام لنبي تهامة (بالأورديّة): للإمام أحمد رضا خانْ.

٩. حُسام الحرمَين على منحر الكفر والمَين: له (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة.

١٠. جليُّ الصَّوْت لنَهي الدَّعْوة أمَامَ موت (بالأورديّة): له.

١١. مقدّمة الجامع الرّضوي (ضوابط في الحديث الضعيف): لمِلك العلماء المحدِّث المفتي ظفر الدّين البِهاري، طبعت محقَّقة.

١٢. "معارف رضا" المجلّة السَّنَوية العربيّة ١٤٢٩هـ/ ٢٠٠٨م (العدد السّادس).

١٣. رادّ القحط والوباء بدعوة الجيران ومؤاساة الفقراء: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة، مترجمة بالعربية.

١٤. أعجب الإمداد في مكفَّرات حقوق العباد: له، محقَّقة، مترجمة بالعربية.

١٥. صفائح اللُجَين في كون تصافُح بكفَّي اليدَين: له، محقَّقة، مترجمة بالعربية.

١٦. أنوار المنّان في توحيد القرآن: له، نقلها إلى الأوردية: مفتي الديار الهندية سابقاً الشيخ أختر رضا خانْ الأزهري، محقَّقة.

١٧. إذاقة الأثام لمانعِي عملِ المَولد والقيام (بالأوردية): للعلّامة المفتي نقي علي خانْ (ت١٢٩٧هـ)، طبعت محقَّقة.

١٨. أصول الرَّشاد لقَمع مَباني الفساد (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالأوردية): للعلّامة المفتي نقي علي خانْ (ت١٢٩٧هـ)، محقَّقة.

١٩. قَوارع القَهّار على المجسِّمة الفُجّار: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، نقلها إلى العربية: مفتي الدِّيار الهنديّة الشيخ أختر رضا خانْ الأزهري، محقَّقة.

٢٠. المعتقد المنتقَد: للإمام فضل الرّسول القادري البَدَايُوني (ت١٢٨٩هـ) مع حاشية قيّمة مسمّاة: المعتمَد المستند بناء نجاة الأبد: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّق.

٢١. قواعد أصوليّة لفهم الآيات القرآنيّة والأحاديث النبويّة (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالعربية): د. المفتي محمد أسلم رضا المَيمني، محقَّقة.

٢٢. قواعد أصوليّة لفهم الآيات القرآنية والأحاديث النبويّة (ضوابط لمعرفة البدَع والمنكَرات) (بالأوردية): له، محقَّقة.

٢٣. العطايا النبويّة في الفتاوى الرضوية: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، الطبعة الأولى، محقَّقة (٢٢ مجلداً بالأورديّة).

٢٤. نظم العقائد النَّسَفية، (النّظم العربي): المفتي الشيخ إبراهيم علي الحمدُو العمر الحلَبي.

٢٥. نظم العقائد النَّسَفية (النّظم الأوردو): للشّيخ محمد سلمان الفريدي المصباحي الهندي.

٢٦. كنز الإيمان في ترجمة القرآن: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ)، مع تفسير خزائن العرفان: لصدر الأفاضل السيّد محمد نعيم الدّين المرادآبادي (ت١٣٦٧هـ).

٢٧. الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة: للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ) محقَّقة.

٢٨. الظَفر لقول زُفر: له، محقَّقة.

٢٩. شمائم العنبر في أدب النداء أمام المنبر: له، محقَّقة.

٣٠. صَيقل الرَّين عن أحكام مجاوَرة الحرمَين: له، محقَّقة.

٣١. الجبل الثانوي على كلية التهانوي: له، محقَّقة.

٣٢. كفل الفقيه الفاهِم في أحكام قرطاس الدراهم: له، محقَّقة.

٣٣. هاديُ الأُضحِية بالشاء الهنديّة: له، محقَّقة.

٣٤. الصافية الموحية لحكم جلد الأُضحِية: له، محقَّقة.

٣٥. الكشفُ شافيا حكم فونوجرافيا: له، محقَّقة.

٣٦. الزُّلال الأنقى من بحر سبقة الأتقى (في أفضلية سيّدنا أبي بكر رضي الله تعالى عنه): له، محقَّقة.

٣٧. "القول النَّجيح لإحقاق الحقّ الصّريح" مع حاشية "السعي المشكور في إبداء الحقّ المهجور": له.

٣٨. الدَّولة المكّية بالمادّة الغَيبيّة: له، محقَّق.

٣٩. إنباء الحي أنّ كلامَه المصونَ تبيانٌ لكلِّ شيء (مجلّدان): له.

٤٠. الأمن والعُلى لناعتي المصطفى بدافع البلاء (مترجَم بالعربية): له، محقَّق.

٤١. فتاوى الحرمَين برَجفِ ندوةِ المَين: للإمام أحمد رضا خانْ (ت ١٣٤٠ھ)، محقَّق.

٤٢. اسلامی عقائد و مسائل (اردو): ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی، محقَّق۔

٤٣. عظمتِ صحابہ و اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (اردو): ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی، محقَّق۔

٤٤. قائدِ ملّت اسلامیہ علّامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات، خدمات اور سیاسی جدوجہد (اردو): مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی، محقَّق۔

45. 20 FUNDAMENTAL PRINCIPLES TO IDENTIFY SHIRK & BID`AH: By: Dr. Mufti Muhammad Aslam Raza Memon Tahsini

46. Tahsin al-Wusul – By: Dr. Mufti Muhammad Aslam Raza Memon Tahsini.

٤٧. تحقیقاتِ امام علم و فن (اردو): حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، محقَّق۔

عنقریب شائع ہونے والی کتب ورسائل

١. منير العين في حكم تقبيل الإبهامَين، للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ).

٢. عقائدوکلام (اردو): للإمام أحمد رضا خانْ (ت١٣٤٠هـ).

٣. تلخيص الفتاوى الرضوية (اردو): له، (ستّ مجلّدات).